بقیع
DECEMBER 2019
Regd. # MC-1177

امامِ اہلسنّت کے نوشتۂ قلم "امورِ عشرین"
کی شرح آپ کے ایک معاصر عالم کے قلم سے



شرحِ امورِ عشرین
امتیازِ عقائدِ سنّیین

امورِ عشرین

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان حنفی قادری محدث بریلوی
(متوفّی 1340ھ/1921م)

شرح و تصنیف
علامہ سید شاہ محمد غلام غوث قادری شطاری حیدر آبادی

تحقیق، تخریج و تحشیہ
خرم محمود سرسالوی

جمعیّت اِشاعت اہلِسُنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

امامِ اہلِ سنت کے نوشتۂ قلم "امورِ عشرین" کی شرح آپ کے ایک معاصر عالم کے قلم سے

شرح امورِ عشرین
امتیازِ عقائدِ سُنّیین

امور عشرین

امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان حنفی قادری محدّثِ بریلوی عَلَیۡہِ الرَّحۡمَة

(متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

تصنیف و شرح

مولانا سیّد شاہ محمد غلام غوث قادری شطاری حیدر آبادی عَلَیۡہِ الرَّحۡمَة

تحقیق، تخریج، تحشیہ

خرم محمود سرسالوی

ناشر

جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نام کتاب (۱)	:	امورِ عشرین در امتیازِ عقائدسنّیین
تصنیف	:	امام احمد رضا خان حنفی قادری محدّثِ بریلوی
اشاعتِ اوّل	:	ماہ نامہ تحفۂ حنفیہ-پٹنہ،۱۳۱۹ھ (شمارہ ۲)
نام کتاب (۲)	:	شرح امورِ عشرین امتیازِ عقائدسنّیین
تصنیف وشرح	:	مولانا سیّد محمد غلام غوث قادری شطاری
اشاعتِ اوّل	:	ماہ نامہ تحفۂ حنفیہ-پٹنہ،۱۳۲۰ھ،(شمارہ۹-۱۰)
تحقیق، تخریج، تحشیہ	:	خرم محمود سرسالوی
صفحات	:	۶۴
اشاعتِ دوم (یکجا)	:	ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ/دسمبر ۲۰۱۹ء
تعدادِ اشاعت	:	۵۵۰۰
ناشر	:	جمعیتِ اشاعت اہلسنّت نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی فون:021-۳۲۴۳۹۷۹۹

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرستِ مضامین

پیش لفظ

ماہنامہ تحفہ حنفیہ ۱۳۱۵ھ میں پٹنہ سے علامہ قاضی عبد الوحید فردوسی عظیم آبادی علیہ الرّحمہ نے جاری فرمایا تھا، اس ماہنامہ میں اکابر علما مشائخ اہل سنّت کے رسائل مضامین و مقالات فتاوی جات اور حمدیہ و نعتیہ وغیرہ کلام شائع ہوتا تھا۔ امامِ اہل سنّت امام احمد رضاخان حنفی قادری بریلوی علیہ الرحمہ کے کئی رسائل ، فتاوی جات اور نعتیہ کلام اسی ماہنامے میں شائع ہوئے۔

محترم المقام جناب مُحقّق تُراثِ اسلاف خرم محمود سرسالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اپنے علمی دوست مولانا ابو ثوبان کاشف مشتاق المدنی صاحب زید علمہٗ کی ہمراہی میں چند سال سے ماہنامہ تحفہ حنفیہ کی فائلز پر رسائل، مضامین و مقالات اور فتاوی جات وغیرہ مشمولات پر کام کر رہے ہیں۔

اُمورِ عشرین اور شرحِ اُمورِ عشرین بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے ، محترم موصوف سرسالوی صاحب نے اُمورِ عشرین وشرحِ اُمور عشرین پر تحقیق، تخریج و تحشیہ کی سعادت حاصل کی ہے اور ادارہ اسے اپنے سلسلہ اشاعت کے ۳۰۸ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم دار الحدیث والافتاء

حرفِ حکایت

"ثَلَاثٌ مِنْ أَعْلَامِ السُّنَّةِ: الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَالْمُحَافَظَةُ عَلَى صَلَوَاتِ الْجَمْعِ، وَحُبُّ السَّلَفِ رَحِمَهُمُ اللهُ"(1)

شیخ ابو الفیض ذوالنون بن ابراہیم فرماتے ہیں:

تین چیزیں اہلِ سنت کی علامات سے ہیں: موزوں پر مسح، نمازِ باجماعت کی محافظت اور اسلاف سے محبت کرنا۔

"رَآهُ أَبُو حَنِيفَةَ مِنْ شَرَائِطِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَقَالَ فِيهَا: أَنْ تُفَضِّلَ الشَّيْخَيْنِ، وَتُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ، وَأَنْ تَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ"(2)

یعنی امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے تفضیلِ شیخین، حبِ ختنین اور مسح علی الخفین کو اہلِ سنت وجماعت کی شرائط وعلامات میں سے گردانا۔

یوں تو مذکورہ عبارات میں پہلی علامہ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی (متوفی: 463ھ) اور دوسری علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد کاسانی حنفی علیہ الرحمہ (متوفی: 587ھ) کی ہے۔ لیکن الفاظ کے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ فقہ عقائد تصوف وغیرہ کی بیسیوں کتب میں یہ علامات وامارات موجود ہیں۔

عبارات مذکورۃ الصدر کے ذکر کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ ہر دور میں اہلِ باطل کے مقابلے اہلِ حق کی کچھ علامات ونشانیاں ہوں گی جس سے وہ ممتاز ہوں گے اور پہچانے جائیں گے۔ میرا مطمعِ نظر یہاں تمام ادوار میں پائی جانے والی اہلِ حق کی نشانیاں بیان کرنا نہیں کہ اس کے لئے پانچ صفحات نہیں بلکہ بچاس بھی کم ہوں گے۔ یہاں ثبوتِ مدّعا کے لئے "مشتے نمونہ از خروارے" چند ایک ذکر کی ہیں۔

---

(1)۔۔: جامع بیان العلم وفضلہ: باب الحض علی لزوم السنۃ والاقتصار علیھا، رقم ۲۳۳۲، ۱۱۷۹/۲

(2)۔۔: بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع: کتاب الطھارۃ، فصل المسح علی الخفین، ۷/۱

عرض مدّعا یہ ہے کہ تیرہویں صدی ہجری کے اواخر سے فتنوں کا سیلاب امنڈھتا ہے۔ کیسے کیسے فتنے اٹھے اور پھر اٹھتے ہی چلے گئے۔ ایک کے بعد ایک۔۔۔ مسئلہ امتناعِ نظیر، فتنہ امکانِ کذب اور پھر ختمِ نبوت، توہینِ رسالت اور درجنوں فتنے۔

ان تمام فتنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان قادری رلیہ الرحمہ نے اُس دور میں اہلِ سنت وجماعت کی چند علامات ونشانیاں بیان کی تھی۔ یہ علامات ''امورِ عشرین در امتیازِ عقائد سُنّیین'' کے اسم سے موسوم ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مولانا سید احمد علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی اُویسی علیہ الرحمہ سانبھر علاقہ ریاست جے پور [راجستھان] میں وعظ ونصیحت کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں خوب احقاقِ حق وابطالِ باطل فرمایا۔ چناں چہ وہاں کے مقامی باشندے حافظ محمد عثمان اس بارے میں امام اہلِ سنت کو لکھتے ہیں:

''ہمارے ملک مارواڑ [راجستھان] کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ آج کل یہاں سانبھر میں جناب مولانا مولوی احمد علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی اُویسی تشریف لائے ہیں۔ ہم لوگ آپ کی تصنیفات گونا گوں سے تو مستفیض ہو چکے تھے۔ اب خوش بیانی و اثر پنہانی وتوجہ قلبی سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ غیر مقلدین اور دیگر عقائدِ باطلہ والے توبہ کرکے وعظ سے اُٹھتے ہیں۔ کوئی وعظ ایسا نہیں ہوتا جس میں آپ ندویوں کی برائی بیان نہ کرتے ہوں۔ یہاں کے لوگ ندوے کے بڑے ثناخواں تھے، اب ایسے متنفر ہو گئے جیسے کسی خبیث سے کوئی متنفر ہوتا ہے۔'' (ماہ نامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ، جلد ۵، پرچہ ۲، صفر المظفر ۱۳۱۹ھ، ص ۴۱)

اہلِ باطل کو شاہ صاحب کی یہ پذیرائی کھٹکی، انہوں نے مخالفت کی اور کچھ لوگوں کو اپنا ہم نوا بنالیا، لوگ کہتا تھا کہ اگر مولانا احمد رضا خان صاحب ان کے تصدیق کر دیں تو ہم ان کی بات سنیں گے۔ حافظ محمد عثمان لکھتے ہیں:

چند لوگ اُس (ندوی) کے کہنے سے بہک گئے۔ وہ کہتے ہیں: اگر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی دربارہ مولوی احمد علی شاہ صاحب کے لکھ دیں تو ہم اُن کی باتیں سنیں گے اور اپنے خیالات سے توبہ کریں گے۔ لہذا عرضِ خدمت ہے کہ مولوی احمد علی شاہ

صاحب آپ کے علم میں جیسے ہوں، تحریر فرمایئے۔ یہ تحریر آپ کی سرکشوں کے لیے بہت مفید ہوگی۔ (ایضاً، ص ۴۲)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جواباً تحریر فرماتے ہیں:

فقیر کو اس سے پہلے مولانا موصوف سے تعارف تفصیلی نہ تھا اور امرِ شہادت، خصوصاً در بارۂ عقائد، اہم و اعظم۔ (ایضاً، ص ۴۲)

پھر امام اہلِ سنت نے ایک قدرے تفصیلی خط لکھا جس میں شاہ صاحب موصوف کے بارے میں لکھا کہ مجھے ان سے بہت مختصر تعارف ہے۔ چناں چہ آپ حافظ محمد عثمان صاحب کو لکھتے ہیں:

بملاحظہ مکرمی حافظ محمد عثمان صاحب زید لطفہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لطف نامہ آیا، ممنون یاد آوری فرمایا۔ جناب مولوی احمد علی شاہ صاحب نے غریب خانہ پر کرم فرمایا تھا۔ وہ پہلی ملاقات تھی۔ بعدہ، جلسۂ عظیم آباد [پٹنہ بہار] میں نیاز حاصل ہوا، وہ اس سے بھی مجمل تر تھا کہ سوائے سلام و مصافحہ کسی مکالمہ کی نوبت نہ آئی۔ امرِ شہادت، امرِ عظیم ہے۔ میں معاذ اللہ کوئی سوءِ ظن نہیں کرتا، بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ مولانا موصوف کے جن فضائل کو اب اجمالاً وسماعاً جانتا ہوں، تفصیلاً و عیاناً جان لوں۔ مولانا کی حق پسندی سے امید ہے کہ فقیر کی اس عرض پر کمال خوش ومسرور ہوں گے۔ آج کل غیر مقلدین یا ندوی ہی کا فتنہ ہندوستان میں ساری نہیں، بلکہ معاذ اللہ صدہا آفتیں ہیں۔ فقیر بیس/۲۰ اُمور حاضر کرتا ہے، مولانا موصوف ان پر اپنی تصدیق کافی و وافی جس سے بکشادہ پیشانی تسلیم کامل روشن طور پر ثابت ہو، تحریر فرما کر اپنی مہر سے مزین کر کے فقیر کے پاس روانہ فرمادیں۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

از: بریلی ۲۷ر رمضان مبارک ۱۳۱۸ھ

(ایضاً، ص ۴۲-۴۳)

پھر امامِ اہلِ سنت نے امور عشرین لکھ کر بھیجے جن کی تصدیق شاہ صاحب نے

بطیب خاطر فرمادی۔ چناں چہ لکھتے ہیں:

''اُمورِ عشرین مندرجۂ بالا بہت درست وٹھیک ہیں۔ وحدتِ وجود حق ہے، مگر اس میں بحث ومباحثہ فقیر کے [نزدیک] خوب نہیں۔ یہ امورِ کشفیہ سے ہیں اور متعلق بکیفیت۔ ایسے امور کو اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم ہی خوب سمجھے ہوئے ہوتے ہیں اور خوب سمجھا دیتے ہیں۔ چوں کہ فقیر کے پاس مہر نہیں ہے، لہذا صرف دستخط ہی پر اکتفا کیا۔ فقط''

العبد احمد علی مرزا پوری سنی حنفی نقشبندی اُویسی، ۲ شوال، روز چہار شنبہ ۱۳۱۸ھ

(ایضاً، ص ۴۶)

اس کے بعد شاہ صاحب نے ایک اور خط بھی لکھا جس میں اہلِ ندوہ کے مکائد اور فتنہ سے امام اہلِ سنت کو آگاہ کیا اور اپنے علمی مشاغل کے بارے میں اطلاع دی۔

جواباً امامِ اہلِ سنت تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بحمد اللہ شاہ صاحب کی فضیلتِ تصوّف وتذکیر، اُن کے بیان کی تاثیر جو عظمت قلوب میں پیدا کرتی۔ ان تحریرات نے اُس کی تصحیح وتکمیل وتوثیق وتبجیل کردی۔

لہذا میں بطیبِ خاطر تصدیق کرتا ہوں کہ فقیر غفر المولیٰ القدیر کے علم میں شاہ صاحب اس دار الفتن والمحن ہندوستان میں اُن بندگانِ ہادین مہتدین سے ہیں جنہیں رحمتِ الٰہی نے سلف صالحین کے تبعیت اور خلف مفلحین کے فائدہ ومنفعت کے لئے آمادہ کیا ہے۔۔۔ شاہ صاحب بفضل حضرتِ واہب ذی علم صوفی صافی سنی حنفی قائم ومستقیم جادۂ سداد ورُشد ورشاد ہیں۔ فیما اعلم وربی اعلم۔ مسلمانوں کو لازم کہ ایسے حضرات کو غنیمت جانیں اور اُن کی خدمت اپنی سعادت۔ (ایضاً، ص ۴۷-۴۸)

یوں ''امورِ عشرین در امتیازِ عقائدِ سُنّیین'' رسالہ وجود میں آیا۔

یہ رسالہ مع خط وکتابت ماہ نامہ تحفۂ حنفیہ پٹنہ، جلد ۵، پرچہ ۲، صفر المظفر ۱۳۱۹ھ میں شائع ہوا۔ فہرستِ مضامینِ تحفۂ حنفیہ کے خانے میں اس رسالہ کے متعلق یہ تحریر ہے:

''عقائدِ اہلِ سنت از حضرت عالم اہلِ سنت فاضلِ بریلوی مدظلہ''

رسالہ کے کل آٹھ صفحات ہیں۔آخر میں حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان بریلوی، علامہ مولانا محمد سلطان احمد بریلوی، مولانا نصیر الدین حسن خان، مولانا محمد عبدالرحمن عرف محمد رضا خان قادری کی مواہیر اور بانی و مدیرِ تحفۂ حنفیہ علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی عظیم آبادی کی تین چار سطور پر مشتمل تلقین بھی ہے۔

نوٹ: رسالہ امورِ عشرین فتاوی رضویہ قدیم اور جدید میں موجود ہے لیکن افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ یہ رسالہ نہایت ناقص نامکمل اور تغیر و تبدل کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔بالخصوص امرِ پنجم ناقص اور مواہیر وغیرہ بھی شامل نہیں۔یہ اس رسالہ کی مکمل اشاعت ہے۔

کچھ شرح امورِ عشرین کے بارے میں:

امور عشرین کی شرح علامہ سیّد شاہ محمد غلام غوث قادری شطاری حیدر آبادی عَلَیہِ الرَّحمَۃ نے فرمائی تھی۔شرح کے داعیہ کے متعلق شارح موصوف خود لکھتے ہیں:

""حضرت مولانا عالمِ اہلِ سنت فاضل بریلوی دامت برکاتہم کے ""امور عشرین"" مقرّرہ میں سے اکثر امور کی نہایت مختصر تشریح باصرار بعض احباب کے احقر انام سیّد محمد غلام غوث عفی عنہ نے بعجلت تمام کر دی۔""

یہ شرح جیساکہ شارح نے خود فرمایاکہ "" مختصر ہے"" لیکن جامع و مانع ہے۔شارح نے بہت خوبصورتی نے جملوں کو برتا ہے۔بہت سی باتیں ایسی لکھیں جن کی اہمیت اُس زمانہ کے مقابلے اب اَور بھی بڑھ گئی ہے۔ذیل میں شرح سے چند اقتباسات کا ذکر کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

امرِ اوّل کے تحت لکھتے ہیں:

""واضح ہو کہ ضروریاتِ دین میں سے ایک کا بھی انکار باجماع تمام اُمتِ مرحومہ حضرت سیّدالانام اسلاف واخلاف بلااستثنائے احدے از علمائے کرام کفرِ یقینی و صریحی ہے۔""

امرِ دوم کے تحت لکھتے ہیں:

""بہت رفضہ ائمۂ اہلِ بیت اور خاص حضرتِ امیر رضی اللہ عنہم کو بہت سے انبیا سے

اللہ کے نزدیک قرب اور درجے میں افضل سمجھتے ہیں۔ وہ قرآن کے انکار کے سبب امتِ رسولِ کریم علیہ التسلیم سے خارج اور قطعاً کافر اور مرتد ہیں۔''

امرِ چہارم کے تحت لکھتے ہیں:

''اس بات پر جماہیر متکلمین، فقہا، مفسّرین، محدّثین، اُصولیین، صوفیۂ صافیہ واولیائے کاملین، متقدّمین، متاخّرین اطباق واتفاق کررہے ہیں کہ ربّ العزۃ کے نزدیک شیخین افضل درجۃً وقرباً ہیں اور اکثر ثواباً وجزاءً۔''

مزید لکھتے ہیں:

لیکن پھر بھی مسئلۂ افضیلتِ شیخین میں آج تک کسی نے دم نہیں مارا۔ سب نے تسلیم ہی کیا۔ جب خود حضرت مولیٰ مانیں تو پھر کسی اور کی کیا مجال؟ ہاں! روافض تقیہ کا افترا اُٹھائیں، خاک بدہان گستاخ منافق ٹھہرائیں تو اُن پر غضبِ ذوالجلال!۔

امرِ پنجم کے تحت یہ عبارت موجودہ تناظر میں بہت اہم اور صحابہ کرام پر زبانِ طعن دراز کرنے والوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے:

''پھر اُن صحابہ کرام کی طرف محض خیال و وہمِ ناپاک نسبت کرنا کہ انہوں نے عمداً دیدہ ودانستہ خلافِ حق اختیار کیا اور اس بنا پر اُن کی طرف نسبتِ فسق یا اور کوئی طعن کرنا، غضبِ الٰہی کا مورد بننا ہے اور دائرۂ اہلِ سنت سے خارج ہوجانا ہے۔ اُن کی صحبت تو حضور سیّدالعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے یقینی ہے کہ کسی طرح محلِ کلام ہی نہیں ہوسکتی اور وہ مقتضی اُن کی تعظیم واحترام کے ہوئی۔ پھر اُس کے مقابل میں جب تک اُسی پایہ کا یقین نہ ہو، صرف کسی احتمال سے یا روایاتِ آحاد مظنونہ سے وہ یقین کیوں کر زائل ہوسکتا ہے۔ پیارے مسلمانو! یہ بلا عوامِ اہلِ سنت میں بوجہ قرابت ومودّت ومجالستِ اہلِ تشیع پھیلی ہے۔ جھوٹی، بے اعتبار، بے سند تاریخیں جن میں بے سند رطب ویابس سب کچھ مخلوط ہے، وہ اور اُس کی مؤیّد بن گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین۔''

مزید فرماتے ہیں:

''پھر اُن کی نسبت کوئی کلمہ اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بے شک رفض ہے اور خروج از دائرۂ اہلِ سنت۔''

یہ عبارت خاص ان حضرات کے لئے جنہیں بعض صحابہ کرام کی فضیلت نہیں ملتی:

’’بے شک احادیثِ صحیحہ متواترۃ المعنی، جن میں احترامِ عام اصحابِ کرام کا حکم، بتاکید تمام ہے۔اُن میں کسی کی تخصیص نہیں۔‘‘

المختصر یہ مختصر شرح گوناگوں فوائد و نکات سے پُر ہے۔

شرح کے بارے میں حضرت علامہ مولانا مطیع الرسول عبدالمقتدر قادری بدایونی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

’’اب اُن ’’اُمورِ عشرین‘‘ میں سے بعض امور کی مختصر مگر نہایت نفیس وضروری وکارآمد شرح وتفصیل ہمارے مخدوم معظم حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت جناب سیّد شاہ محمد غلام غوث صاحب جنیری دام مجد ہم نے فرمائی اوراس احقر مفتقر مطیع الرسول عبدالمقتدر عفا اللہ عنہ بدایونی کو دکھائی اور تصویب و تصدیق چاہی۔ سچ تو یہ ہے کہ ماشاء اللہ حسبِ ضرورت باختصار اچھی تفصیل کی اور دادِ تحقیق دی، گویادریا کو کوزے میں بند کیا۔‘‘

مدیرِ ماہ نامہ تحفۂ حنفیہ علامہ ابولمساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی لکھتے ہیں:

’’اکثر امور شرح ہو جانے سے نور علیٰ نور ہو گئے۔‘‘

یہ شرح ماہ نامہ تحفۂ حنفیہ پٹنہ میں دو قسطوں میں شائع ہوئی تھی۔پہلی قسط جلد ۶، پرچہ ۹، رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوئی۔ فہرستِ مضامینِ تحفۂ حنفیہ کے خانے میں اس سے متعلق یہ تحریر ہے:

’’امتیازِ عقائدِ سنیین، مختصر شرح ہے امورِ عشرین کی جن سے سنی کی شناخت بخوبی ہو سکتی ہے۔ یہ رسالہ تمام حضرات اہلِ سنت وجماعت کے لئے نہایت کارآمد ہے اور عوام سنیوں کواس کا مطالعہ فرض ہے۔‘‘

شارح کے بارے میں لکھا ہے:

’’جناب مولانا مولوی سیّد شاہ غلام غوث صاحب حیدر آبادی زید مجد ہم السامی‘‘

یہ قسط صفحہ ۱۷تا ۲۴ آٹھ صفحات میں شائع ہوئی۔

دوسری قسط جلد ۶، پرچہ ۱۰، شوال المکرم ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوئی۔ فہرستِ

مضامینِ تحفہ حنفیہ کے خانے میں اس سے متعلق یہ تحریر ہے:

"شرح امورِ عشرین مختصر عقائد اہلِ سنت جماعت میں نہایت مفید وکار آمد رسالہ"

یہ قسط صفحہ ۱۹تا۳۰ گیارہ صفحات میں شائع ہوئی۔

شارح کے بارے میں لکھا ہے:

"جناب مولانا مولوی سیّد شاہ محمد غلام غوث صاحب شطاری حیدر آبادی زید مجدہم السامی"

یہ قسط صفحہ ۱۷تا۲۴ آٹھ صفحات میں شائع ہوئی۔

یوں یہ شرح دو قسطوں میں، کل انیس صفحات پر شائع ہوئی۔

شرح کے آخر میں حضرت علامہ مولانا مطیع الرسول عبد المقتدر قادری بدایونی علیہ الرحمہ کی تقریظ اور علامہ سید محی الدین علیہ الرحمہ کی تصدیق ہے۔

آخر میں مدیرِ ماہ نامہ تحفہ حنفیہ علامہ ابولمساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی کا دردنامہ بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ نامہ تحفہ حنفیہ کی فائلز پر عزیزی دوست مولانا ابوثوبان کاشف مشتاق صاحب کی ہمراہی میں چند سال سے کام جاری ہے۔امورِ عشرین" اور "شرح امورِ عشرین" رسائل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔جس پر راقم نے تحقیق تخریج اور تحشیہ کا کام کیا ہے۔

یہ رسالہ ماہ نامہ بقیع جمعیت اشاعت اہلِ سنت کراچی کے سلسلہ اشاعت نمبر ۳۰۸ پر شائع ہو رہا ہے۔رسالہ کی اشاعت پر میں جملہ اراکینِ جمعیت بالخصوص شیخ الحدیث مفتی محمد عطاءاللہ نعیمی صاحب سپاس گزار ہوں۔

حریصِ تراثِ اسلاف خرم محمود سرسالوی

سرسالہ۔آزاد کشمیر

[۲۲صفر المظفر ۱۴۴۱ھ/۲۲اکتوبر ۲۰۱۹ء] موبائل نمبر:(۰۳۱۱_۳۱۳۸۱۰۶)

امورِ عشرین
در
امتیازِ عقائد سُنّیین

تصنیف

امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان حنفی قادری محدّثِ بریلوی

(متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱م)

تحقیق و ترتیب

خرم محمود سرسالوی

عقائدِ اہلِ سنت و جماعت

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

الحمد للّٰہ ربّ الإنس والجنة، والصلاۃ والسلام علٰی نبینا العظیم، المنّة، المنقذمن النار، والمعطی الجنّة الذی ذکرہ حرز وحبہ جُنّة وعلٰی اٰلہ وصحبہ وأھل السّنة.

[اما بعد!]

[امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خان حنفی قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:]

ماہِ رمضان مبارک ۱۳۱۸ ہجریہ قدسیہ علٰی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ میں فقیر کے پاس سانبھر علاقہ ریاست جے پور [راجستھان] سے ایک خط بایں تلخیص آیا۔

نقل نامہ حافظ محمد عثمان صاحب بنام فقیر [امامِ اہلِ سنت]

بخدمتِ فیض درجت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی محدّث وامامِ اہلِ سنت وجماعت۔

بعد سلام سنت الاسلام کے! عرضِ خدمت ہے کہ دریں ولا ہمارے ملک مارواڑ [راجستھان] کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ آج کل یہاں سانبھر میں جناب مولانا مولوی احمد علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی اُویسی تشریف لائے ہیں۔ ہم لوگ آپ کی تصنیفات گوناگوں سے تو مستفیض ہو چکے تھے۔ اب خوش بیانی و اثر پنہانی وتوجہ قلبی سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ غیر مقلدین اور دیگر عقائدِ باطلہ والے توبہ کرکے وعظ سے اُٹھتے ہیں۔ کوئی وعظ ایسا نہیں ہوتا جس میں آپ ندویوں کی برائی بیان نہ کرتے ہوں۔ یہاں کے لوگ ندوے کے بڑے ثناخواں تھے، اب ایسے متنفر ہو گئے جیسے کسی خبیث سے کوئی متنفر ہوتا ہے۔ ایک مولوی ندوی بھی یہاں آگیا ہے۔ وہ کہتا ہے: اگر مولوی احمد علی شاہ صاحب مخالفِ ندوہ ہیں تو خود جاہل وبد دین ہیں۔ چند لوگ اُس کے کہنے سے بہک گئے۔ وہ کہتے ہیں: اگر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی دربارہ مولوی احمد علی شاہ صاحب

کے لکھ دیں تو ہم اُن کی باتیں سنیں گے اور اپنے خیالات سے توبہ کریں گے۔ لہذا عرضِ خدمت ہے کہ مولوی احمد علی شاہ صاحب آپ کے علم میں جیسے ہوں، تحریر فرمایئے۔ یہ تحریر آپ کی سرکشوں کے لیے بہت مفید ہوگی۔

العبد محمد عثمان

[امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:]

فقیر کو اس سے پہلے مولانا موصوف سے تعارف تفصیلی نہ تھا اور امرِ شہادت خصوصاً دربارۂ عقائد، اہم و اعظم، لہذا جواب میں یہ خط ارسال کیا:۔

نقل نامۂ فقیر بنام حافظ [محمد عثمان] صاحب

بملاحظہ مکرمی حافظ محمد عثمان صاحب زید لطفہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لطف نامہ آیا، ممنون یاد آوری فرمایا۔ جناب مولوی احمد علی شاہ صاحب نے غریب خانہ پر کرم فرمایا تھا۔ وہ پہلی ملاقات تھی۔ بعدہ، جلسۂ عظیم آباد [پٹنہ بہار] میں نیاز حاصل ہوا، وہ اس سے بھی مجمل تر تھا کہ سوائے سلام و مصافحہ کسی مکالمہ کی نوبت نہ آئی۔ امرِ شہادت، امرِ عظیم ہے۔ میں معاذ اللہ کوئی سوءِ ظن نہیں کرتا، بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ مولانا موصوف کے جن فضائل کو اب اجمالاً وسماعاً جانتا ہوں، تفصیلاً وعیاناً جان لوں۔ مولانا کی حق پسندی سے امید ہے کہ فقیر کی اس عرض پر کمال خوش ومسرور ہوں گے۔ آج کل غیر مقلدین یا ندوی ہی کا فتنہ ہندوستان میں ساری نہیں، بلکہ معاذ اللہ صدہا آفتیں ہیں۔ فقیر بیس/ ۲۰ اُمور حاضر کرتا ہے، مولانا موصوف ان پر اپنی تصدیق کافی و وافی جس سے بکشادہ پیشانی تسلیم کامل روشن طور پر ثابت ہو، تحریر فرما کر اپنی مہر سے مزین کر کے فقیر کے پاس روانہ فرمادیں۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

از: بریلی ۲۷ رمضان مبارک ۱۳۱۸ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اُمورِعشرین

تصدیق طلب از جناب مولانا مولوی شاہ احمد علی صاحب مرزاپوری

(۱)... سید احمد علی گڑھ اور اُس کے متبعین نیچری سب کفار مرتدین ہیں۔

(۲) رافضی کہ قرآن عظیم کو ناقص کہے یا مولیٰ علی خواہ کسی غیر نبی کو انبیاے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام میں کسی سے افضل بتائے، کافر مرتد ہے۔

(۳)... رافضی تبرائی فقہا کے نزدیک کافر ہے اور اُس کے گمراہ، بد عتی، جہنمی ہونے پر اجماع ہے۔

(۴)... جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضراتِ شیخین [رضی اللہ تعالیٰ عنہما] پر قربِ الٰہی میں تفضیل دے، وہ گمراہ و مخالفِ اہلِ سنت ہے۔

(۵)... جنگ جمل و صفین میں قطعاً حق بدستِ حق پرست امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تھا، مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کے خطا، خطاے اجتہادی تھے۔ جس کی رُوسے اُن پر طعن سخت حرام۔ حضرت ام المومنین و حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان تو نہایت ارفع و اعلیٰ ہے جو امیر معاویہ خواہ عمرو بن عاص یا مغیرہ بن شعبہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کسی صحابی کی شان میں کلمۂ طعن و توہین کہے، اُنھیں بُرا جانے، فاسق مانے، اُن میں سے کسی سے بُغض رکھے۔ مطلقاً رافضی ہے۔

(۶)... صدہا سال سے درجۂ اجتہاد مطلق تک کوئی واصل نہیں۔ بے وصول درجۂ اجتہاد تقلید فرض ہے۔ غیر مقلدین گمراہ، بددین ہیں۔

(۷)... اہلِ سنت صدہا سال سے چار گروہ حنفی شافعی مالکی حنبلی میں منحصر ہیں۔ اب جو اُن سے خارج ہے، بد عتی ناری ہے۔ یہ چاروں مذہب سراسر رُشد و ہدایت ہیں۔ جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اُسی کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلے میں خلاف

نہ چلے، ضرور صراطِ مستقیم پر ہے۔ تقلیدِ شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ہیں۔

(۸)...وہابیہ کا معلمِ اوّل ابن عبدالوہاب نجدی اور اُن کا معلمِ ثانی اسماعیل دہلوی مصنفِ ''تقویۃ الایمان'' دونوں سخت گمراہ بددین تھے۔

(۹)... ''تقویۃ الایمان'' و''صراطِ مستقیم'' و''رسالۂ یکروزی'' و''تنویر العینین'' تصانیف اسماعیل دہلوی صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(۱۰) ... ''مائۃ مسائل'' مولوی اسحاق دہلوی غلط و مردود مسائل و مخالفاتِ اہلِ سنّت و مخالفاتِ جمہور سے پُر ہے۔

(۱۱)...انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والثناء سے استمداد و استعانت اور اُنھیں وقتِ حاجت توسل واستمداد کے لیے ندا کرنا، یارسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر الجیلانی کہنا اور انھیں واسطۂ فیضِ الٰہی جاننا ضرور حق وجائز ہے۔

(۱۲)...عالم میں انبیا و اولیا کا تصرف حیاتِ دنیوی میں اور بعدِ وصال بھی بعطائے الٰہی جاری ہے۔

(۱۳)...عام اموات احیا کو دیکھتے، اُن کا کلام سُنتے سمجھتے ہیں۔ سماعِ موتی حق ہے۔ پھر اولیا کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔

(۱۴)...اللہ عزّوجلّ نے روزِ اوّل سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کے ایک ایک ذرّے کا حال اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتادیا۔ حضور کا علم اُن تمام غیبوں کو محیط ہے۔

(۱۵)...امکانِ کذبِ الٰہی ماننا جیسے اسماعیل دہلوی نے ''رسالہ یکروزی'' اور اب گنگوہی صاحب نے ''براہین قاطعہ'' میں مانا، صریح ضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کذب قطعاً اجماعاً محال بالذات ہے۔ مسئلہ خلفِ وعید کو اُن کے اس ناپاک خیال سے اصلاً علاقہ نہیں۔

(۱۶)...شیطان کے علم کو معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد و وسیع تر ماننا جیسا کہ ''براہین قاطعہ'' گنگوہی میں ہے، صریح ضلالت و توہین حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہے۔

(۱۷)... مجلسِ میلاد مبارک اور اُس میں قیامِ تعظیمی جس طرح صدہا سال سے حرمین محترمین میں شائع وذائع ہے، ضرور مندوب و مستحب ہے۔

(۱۸)... گیارہویں شریف کی نیاز اوراموات کی فاتحہ اور عرسِ اولیا کہ مزامیر وغیرہا منکرات سے خالی ہو، سب جائز ومندوب ہے۔

(۱۹)... شریعت وطریقت دو راہیں متبائن نہیں، بے اتباعِ شرع وصول الی اللہ ناممکن، کوئی کیسے ہی مرتبۂ عالیہ تک پہنچے، جب تک عقل باقی ہے، احکامِ الٰہیہ اُس پر سے ساقط نہیں ہو سکتے۔ جھوٹے متصوف کہ مخالفتِ شرع میں اپنا کمال سمجھتے ہیں، سب گمراہ مسخرگان شیطان ہیں۔ وحدتِ وجود[1] حق ہے اور حلول واتحاد کہ آج کل کے بعض متصوفہ [بناوٹی صوفی] بکتے ہیں، صریح کفر۔

(۲۰)... ندوہ سرمایۂ ضلالات ومجموعۂ بدعات ہے۔ گمراہوں سے میل جول اتحاد وِدَاد حرام ہے اوراُن کی تعظیم موجبِ غضبِ الٰہی اوراُن کے رَد کا انسداد کرنا لعنتِ الٰہی کی طرف بلانا، اُنھیں مجلسِ دینی کارکن بنانا، دین کو ڈھانا ہے۔ ندوہ کے لیکچروں اور رُودادوں میں وہ باتیں بھری ہیں جن سے اللہ ورسول بیزار وبَری ہیں۔ جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ سب بدمذہبیوں گمراہیوں سے پناہ دے اور سنّتِ حقّہ خالصہ پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

۞... [امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:]

الحمدللہ اس کے جواب میں فوراً بلاتوقّف عقائد ومسائلِ مذکورہ کی تصدیق وتصحیح اور مقر کے نام شاہ صاحب ممدوح کی تحریرِ صحیح وارد ہو کر باعثِ مسرّت اہلِ سنت وتاکدِ عقدِ وِدَاد ومحبت ہوئی۔

نقل عبارتِ تصدیقی شاہ صاحب ممدوح دام بالفتوح

"اُمورِ عشرین مندرجۂ بالا بہت درست وٹھیک ہیں۔ وحدتِ وجود حق ہے، مگر

---

(1)۔۔۔: وحدتِ وجود کا ذکر، ابطالِ حلول واتحاد کا توطیہ وتمہید ہے کہ کوئی اُن کے بُطلان سے وحدتِ وجود کا بُطلان نہ سمجھ لے۔ ۱۲

اس میں بحث و مباحثہ فقیر کے [نزدیک] خوب نہیں۔ یہ امورِ کشفیہ سے ہیں اور متعلق بکیفیت۔ ایسے امور کو اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم ہی خوب سمجھے ہوئے ہوتے ہیں اور خوب سمجھا دیتے ہیں۔ چوں کہ فقیر کے پاس مہر نہیں ہے، لہذا صرف دستخط ہی پر اکتفا کیا۔ فقط"

العبد احمد علی مرزاپوری سنی حنفی نقشبندی اُویسی، ۲ شوال، روز چہار شنبہ ۱۳۱۸ھ۔

نقل نامہ شاہ صاحب موصوف

از فقیر احمد علی شاہ، بخدمت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب محدّثِ بریلوی

السلام علیکم!

چوں کہ پٹنہ کے جلسے میں اتفاق سے علماے اہلِ سنت کا مجمع ہو گیا تھا اور مقصود اُس سے ندوہ کے مکائد کا باطل کرنا تھا اور ندوہ مجموعہ ہی نیچریہ شیعہ سنیہ وہابیہ غیر مقلدین کا۔ لہذا ان میں ایسے مفسّرین بھی پیدا ہو گئے ہیں کہ میرے سامنے آپ کی بُرائی اور آپ کے سامنے میری بُرائی اور اتہامِ کاذب لگا کر دلوں میں فرق ڈالتے ہیں۔ آپ میرے بارے میں کسی کی نہ سنیئے، جب تک مجھ سے دریافت نہ کر لیجئے۔ میں نے اپنے آپ کو مکائدِ ندویہ و نیچریہ و وہابیہ و غیر مقلدین کے باطل کرنے کے لئے وقف کر دیا ہے۔ یہ تمام فرقِ ضالہ میرے دشمن ہیں۔ کیا کیا بُرا مجھ کو نہیں کہتے اور کیا کیا نہیں کہا۔ میں اس کی پَروا کچھ نہیں کرتا۔ چوں کہ آپ میرے ہم عقائد و ہم مذہب ہیں، خیال ہوا کہ آپ کو بھی کہیں مفسدین کسی پیرایہ سے مجھ سے مخالف نہ کر دیں۔ چار برس سے مولوی رشید احمد گنگوہی سے واسطے قلع قمع مکائدِ ندوہ کے ملتا تھا۔ جب مجھ کو اُن کے عقائدِ ضالہ کی کما حقہ واقفیت ہو گئی تو میں نے یہاں سانبھر میں ایک وعظ میں کہہ دیا کہ جب تک دیوبندی اپنے عقائدِ باطلہ سے توبہ نہ کریں گے ہرگز جماعتِ اہلِ سنت قرار نہ دیئے جائیں گے۔ میں امر و نہی میں کسی کی کچھ پَروا نہیں کرتا۔ محبّی حافظ محمد عثمان نے "امورِ عشرین" کی تصدیق مجھ سے چاہی جو آپ نے اُن کو لکھ کر ارسال کیا تھا، میں نے اُس پر بخندہ پیشانی تصدیق کر دی۔ میں آپ کی اس کاروائی سے بہت خوش ہوا۔ کاش کہ تمام اہلِ سنت کے علما سے اس کی تصدیق بذریعہ "تحفۂ حنفیہ" کرائی جائے اور آپ بھی تصدیق کر دیتے تو

عوام کو بہت فائدہ ہوتا۔ فقط

العبد احمد علی

[امام اہل سنت کی تصدیق]

...[امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:]

بحمد اللہ شاہ صاحب کی فضیلتِ تصوّف وتذکیر، اُن کے بیان کی تاثیر جو عظمت قلوب میں پیدا کرتی۔ ان تحریرات نے اُس کی تصحیح وتکمیل وتوثیق وتبجیل کردی۔

لہذا میں بطیبِ خاطر تصدیق کرتا ہوں کہ فقیر غفر المولیٰ القدیر کے علم میں شاہ صاحب اس دار الفتن والمحن ہندوستان میں اُن بندگانِ ہادین مہتدین سے ہیں جنہیں رحمتِ الٰہی نے سلف صالحین کے تبعیت اور خلف مفلحین کے فائدہ ومنفعت کے لئے آمادہ کیا ہے۔ ہندوستان کے بہت مقسّمین بعلم (1) (جن کا مقصود علم سے نہ اللہ عزّ وجلّ تھا، نہ دارِ آخرت، بلکہ یہی نظمِ صدارت وانتظامِ شہرت) اُن میں عقائدِ حقۂ یقینیۂ اہلِ سنت پر ثُبات بہت کم رہ گیا ہے۔ خصوصاً اُس کے ساتھ تصوّف کا بھی ادّعا ہو جب تو اور بھی سونے میں سہاگا ہے۔ مگر شاہ صاحب بفضل حضرتِ واہب ذی علم صوفی صافی سنی حنفی قائم ومستقیم جادۂ سداد ورُشد ورشاد ہیں۔ فیما اعلم وربی اعلم۔ مسلمانوں کو لازم کہ ایسے حضرات کو غنیمت جانیں اور اُن کی خدمت اپنی سعادت۔ اللہ عزّ وجلّ اس فقیر اور شاہ صاحب موصوف اور تمام اہلِ سنت کو دینِ حق پر قیام ودوام مع العز والاکرام کرامت فرماتے اور جملہ فتَن ومِحَن کی بلا اور اہلِ اَہوا کی ہَوا سے ہمیشہ بچائے۔ آمین، الٰہ الحق، آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اَجمعین، آمین۔

میں شاہ صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں

...[امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید تحریر فرماتے ہیں:]

آج کل بہت لوگ ادّعائے سنیت کرتے اور عوام بیچارے دھوکے میں پڑتے ہیں۔ بعض مصلحتِ وقت کے لیے زبان سے کچھ کہہ جاتے اور موقعہ پاکر پھر پلٹا کھاتے ہیں۔

(1)۔۔۔: یہاں پر لکھا لفظ پڑھا نہیں جا سکا، اندازاً ''مقسّمین بعلم'' لگ رہا تھا سو یہی لکھ دیا۔ (سر سالوی)

اکثر جگہ امتحان کے لیے۔ان شاء اللہ العزیز۔یہ "امور عشرین" بطورِ نمونہ کافی ہیں۔جو بعونہ تعالیٰ فرازِ سنیت پر سچا فائز ہے، بے تکلف دستخط کردے گا، ورنہ پانی مرنا آپ ہی نشیبِ ضلالت کی خبر دے گا۔

﴿فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ﴾(1)، ﴿وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـًٔا﴾(2)، ﴿وَمَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ﴾(3)، ﴿وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾(4)۔

کتبــــــــــــــہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



---

(1)۔۔۔:اور جس نے عہد توڑا اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔(کنز الایمان) [پ:۲۶، الفتح، آیت ۱۰]

(2)۔۔۔:اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔[پ:۴، آل عمران، آیت ۱۴۴]

(3)۔۔۔:اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور سب تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں۔[پ:۲۷، الحدید، آیت ۲۴]

(4)۔۔۔:اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا۔[پ:۷، الانعام، آیت ۴۵]

[مواہرِ علما]

۞... مہر حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان بریلوی



۞... مہر علامہ مولانا محمد سلطان احمد بریلوی



۞... مہر مولانا نصیر الدین حسن خان



۞... مہر مولانا محمد عبدالرحمن عرف محمد رضا خان قادری



[علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی عظیم آبادی کی تلقین]

موصوف تحریر فرماتے ہیں:]

واضح ہو کہ ان ''امورِ عشرین'' کی ایک ایک نقل سب اہلِ سنت اپنے یہاں رکھیں اور خود بھی یاد کریں اور اپنے اطفال و عیال کو یاد کرادیں کہ دین و عقیدے میں فریب دینے والوں سے بچیں۔ (خادمِ اہلِ سنت محمد عبدالوحید)

شرح امورِ عشرین

امتیازِ عقائدِ سُنّیین

تصنیف و شرح

علامہ سیّد شاہ محمد غلام غوث قادری شطاری حیدر آبادی

عَلَیْہِ الرَّحْمَة

تحقیق، تخریج، تحشیہ

خرم محمود سرسالوی

[مدیرِ تحفۂ حنفیہ کی دردمندی وآرزومندی[1]]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضراتِ اہلِ سنت و جماعت! حق تعالیٰ آپ کو سچی تابع داری سنت کی مرحمت فرمائے۔ بدمذہبی اور بددینوں کی صحبت سے بچائے۔ آپ صاحبوں کو علمائے کرام اہلِ سنت نے احکامِ خدا و رسول (جلّ جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صاف صاف پہنچائے، تمام دینی نشیب و فراز سمجھائے۔ صراطِ مستقیم دکھائی، تعلیمِ سنت فرمائی۔ روز بَروز نئے نئے فتنے جو پیدا ہوتے ہیں اُن کی حقیقت بھی آپ کے سامنے کھول کر رکھ دیتے ہیں۔ ہر طرح سے آپ کی اُخروی بہبودی چاہتے۔ وہابیت، نیچریت، ندویت، رفض و لامذہبی کے داؤ پیچ سے بچاتے ہیں لیکن آپ حضرات غفلت کی چادریں تانے ہوئے کچھ ایسی گہری نیند سو رہے ہیں کہ اپنے خیر خواہوں کی پکاریں کسی طرح نہیں سنتے۔ اتفاق سے اگر کسی وقت سُن بھی لیں تو پھر ویسے ہی سو رہے۔

پیارے بھائیو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھ تو لو کہ آفتاب کہاں سے کہاں پہنچا۔ اُس پر زردی چھاگئی۔ آسمان کے مغربی کنارے پر جالگا۔ کوئی دم میں ڈوبنا ہی چاہتا ہے، پھر جاگے تو کیا فائدہ۔ روزِ روشن کہ کام کرنے کا تھا وہ خوابِ غفلت میں کھویا۔ للہ! اب بھی ہوشیار ہو جاؤ، لباسِ مدہوشی اُتار کر پھینک دو۔ دنیا مزرعۃ الآخرہ ہے۔ یہاں محنت و مشقت گوارا کرکے تخم ریزی کرلو۔ آب پاشی وغیرہ سے کھیتی درست رکھو کہ وہاں پہنچ کر اُس کو تیار پاؤ، اُس سے نفع اُٹھاؤ۔ آپ کو اچھی طرح سے معلوم نہیں ہوتا کہ ابلیس کے ہزاروں چھندیدیت بھیس بدلے ہوئے آپ ہی کی صورتوں میں اس سرزمین پر پھر رہے ہیں اور قال اللہ تعالیٰ اور قال الرسول علیہ الصلاۃ والسلام کہہ کر استیصالِ سنت میں نہایت

---

(1)۔۔۔: مدیرِ تحفۂ حنفیہ کی یہ تحریر شرح کے آخر میں تھی جسے اہمیت کے پیشِ نظر شرح کے آغاز میں رکھا گیا ہے۔ (سرسالوی)

سرگرمی سے آمادہ، اہلِ سنت کے ایمانوں کے ضائع کردینے میں پورا ملکہ اور ہر وقت کا مشغلہ۔ انھیں بددینوں کی شناخت حاصل کرکے اُن کی شیطنت سے محفوظ رہنے کے لئے ''امورِ عشرین''، جن کو حامیٔ دین وملت، امامِ اہلِ سنت حضرت فاضلِ بریلوی مدّظلّہ العالی نے تحریر فرما کر مولوی شاہ احمد علی مرزا پوری کی خدمت میں ارسال فرمایا تھا۔ اگرچہ کافی تھے، لیکن اکثر امور شرح ہوجانے سے نور علی نور ہوگئے۔

اللہ جلّ جلالہ شارح کو دنیا وآخرت میں کامیاب فرمائے اور جزائے خیر بخشے۔

حضرات! اہلِ سنت کو چاہئے کہ ایک ایک نسخہ اس رسالے کا اپنے پاس رکھیں۔ خود مطالعہ فرمائیں اور اپنی اولاد کو بھی پڑھائیں اور جب کسی کو مشکوک سمجھیں فوراً اس کسوٹی پر کسیں۔ کھرے کھوٹے کا صاف اظہار ہوجائے گا۔ سنی و بدمذہب کا حال آشکار ہوجائے گا۔ مکروفریب اپنا پورا رنگ لائے گا۔ فقط

خادمِ اہلِ سنت
ابوالمساکین محمد ضیاء الدین عفاعنہ اللہ المعین،
مہتمم تحفۂ حنفیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! دنیا کو ربّ العزّۃ تبارک وتعالیٰ نے عجب عرصہ گاہِ ظہور بنایا ہے۔ گلہائے رنگ برنگ کھلا کر اپنا کرشمہ قدرت دکھایا ہے۔ اگر نظرِ عبرت سے دیکھا جائے تو عجب سماں نگاہوں کے سامنے نظر آئے۔ کہیں نور ہے، کہیں نار ہے، کہیں کفر، کہیں ایمان، کہیں شبِ تار، کہیں جلوۂ آفتاب درخشاں، ہر جگہ ایک نئی تجلّی پردہ کشا ﴿کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ﴾(1) ہر لحظہ وہر آن جلوہ نما۔ اسی دنیا میں اچھے بھی بسر کرتے ہیں، اس میں بُرے بھی جیتے مرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو خدا کے ذوقِ محبت و شوقِ اُلفت میں ہر وقت ماسوا سے علاقہ توڑے ہوئے مستانۂ جام توحید رہتے ہیں۔ ان کے مقابل میں وہ بھی ہیں جو خدا کو بھول کر بھی دنیا کی محبت کے مقابل میں کبھی یاد نہ کریں۔ غافل ہی جئیں، غافل ہی مریں۔ ہر شخص کے نئے عقیدے نئے خیالات دل میں بسے ہوئے ہیں۔ مگر پیارے مسلمانو! جس خدا نے یہ عرصہ گاہِ دنیا برپا کیا ہے۔ اُس نے اپنے حبیبِ اکرم روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت صاف صاف پیغام دیا ہے کہ اگرچہ زندگی دنیا میں کچھ دنوں کے لئے سب آدمی بظاہر مساوی نظر آرہے ہیں مگر ﴿لَا یَسۡتَوِیۡۤ اَصۡحٰبُ النَّارِ وَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ﴾(2) ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ کھرے کھوٹے میں فرق واشگاف ہو جائے گا۔ حق باطل کا معاملہ صاف ہو جائے گا ﴿اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ یَفۡصِلُ بَیۡنَھُمۡ یَوۡمَ

---

(1)۔۔۔: اسے ہر دن ایک کام ہے۔ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو مارتا ہے، کسی کو جِلاتا ہے، کسی کو عزّت دیتا ہے، کسی کو ذلّت، کسی کو غنی کرتا ہے، کسی کو محتاج، کسی کے گناہ بخشتا ہے، کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ (کنزالایمان مع خزائن العرفان۔ پ:۲۷، سورۂ رحمن، آیت ۲۹)۔

(2)۔۔۔: دوزخ والے اور جنّت والے برابر نہیں۔ (پ:۲۸، سورۃ الحشر، آیت ۲۰)

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ﴾[1]۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف لفظوں میں بتاکیداتِ مکرّرہ یہ بھی بتادیا کہ اصحابِ جنت کون ہیں اور اصحابِ نار کون؟ انسان اپنی روحانی زندگی کے لئے۔جو ہمیشہ ہمیشہ تک رہے گی۔کس طرح سے سامانِ صلاح وفلاح مہیا کرسکتا ہے؟ دیکھئے صاف صاف فرمایا گیا: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾[2] اسلام کے سوا کوئی دین مقبول نہیں۔ پیرویٔ حبیبِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے بغیر حیاتِ ابدی یعنی وصلِ محبوبِ حقیقی تک امکانِ وصول نہیں۔ پس مدار کار صرف اسلام واتباعِ سنتِ رسول علیہ السلام پر ہے وبس۔

افسوس! دورِ آخر میں فتنوں کی کثرت اور شیوعِ بدعت کے سبب کفر واسلام، بدعت وسنتِ رسول علیہ السلام میں بھی فرق دشوار ہو رہا ہے۔بیسیوں فرقے جو نصوصِ قطعیۂ اسلامیہ وضروریاتِ دینیہ ایمانیہ وآیاتِ صریحہ قرآنیہ واحادیث متواترۂ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھل دکھل کر انکار کرتے ہیں۔وہ بھی اہلِ اسلام، بلکہ سنی ہونے کے مدّعی ہوتے ہیں اور عوام کالانعام اُن کی تصدیق اُن کی ظاہری صورت، اُن کی خارجی حالت دیکھ کر کرنے لگتے ہیں۔بیسیوں وہ کٹے مرتد جو خدا کو نہیں مانتے، رسول کو صرف ایک فلسفی عقل مند جانتے، وہ لمبی لمبی داڑھیاں دکھا کر، عُبا قُبا میں اپنی دہریت کو چھپا کر، قرآن کی آیتیں سنا کر، بیچارے عوام کو دامِ تزویر میں پھانس لیتے ہیں، بلکہ حامیٔ اسلام وناصرِ قوم کہلاتے ہیں۔

دل میں تو کفر تیرے تجھ پہ غضب خدا کا
بدبخت سوئے کعبہ پھر مانگنا دعا کا

---

(1)۔۔۔: بے شک تمہارا رب ان میں فیصلہ کردے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے۔(پ:۲۱، سورۃ السجدۃ، آیت ۲۵)

(2)۔۔۔: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔(پ:۴، سورۂ آل عمران، آیت ۸۵)

یوں ہی ہر باطل فرقہ، ہر گمراہ جرگہ اپنے کو سنّی کہنے کو مستعد اور تیار، امامِ ملت بننے کا دعویدار۔ لیکن خوب واضح رہے کہ جب تک دورۂ روز وشب دائر وسائر ہے، نور وظلمت کا امتیاز اِس عرصہ گاہِ دنیا سے نہ اُٹھے گا۔ "اَلْحَقُّ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ "(1) ۔ باطل پر کتنا ہی ملمّع کرکے حق بنایا جائے اور مکر سے کتنا ہی فریب چھپایا جائے، ظاہر ہی ہو کر رہے گا۔

چھپتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر
آخر کو کھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی

حضرات! احادیثِ صحیحہ میں صنعت کی بہت تعریف آئی اور بدعت کی سخت مذمت سنائی۔ فرماتے ہیں:

«وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» (2)

[(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) بہترین راستہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا راستہ ہے اور بدترین چیزوں میں وہ ہے جسے نیا نکالا گیا اور ہر بدعت گمراہی ہے۔]

اہلِ بدعت کے حق میں وارد:

«دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ... فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ» (3)

[(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اخیر زمانہ میں) جھوٹے دجال لوگوں کا ظہور ہوگا۔۔۔ جس قدر ممکن ہو تم ان سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہی میں مبتلا نہ کردیں۔]

دوسری جگہ ارشاد:

---

(1)۔۔: یعنی حق ہمیشہ غالب آتا ہے اور اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔

(2)۔۔: صحیح مسلم: کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم ۴۳-(۸٦۷)

(3)۔۔: صحیح مسلم: مقدمه، باب في الضعفاء والكذابين ومن يرغب عن حديثهم، رقم ۷-(۷)

«فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ»[1]

[(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) جس شخص نے ہاتھوں سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور جس شخص نے زبان سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔]

پھر جن دو چیزوں میں آسمان زمین کا فرق ہو، جن پر جنت دوزخ کا مدار رکھا گیا ہو، کیوں کر ممکن تھا کہ اس میں کوئی معتد بہ فرق واضح-جس کو ہر شخص تھوڑی سمجھ والا بھی نہ پہچان لے-نہ رکھا جاتا۔ سچ تو یہ ہے کہ سنت وبدعت کا فرق وامتیاز ایک سرسری نظر میں ہر شخص-بشرطیکہ انصاف کا سرمہ اپنی چشمِ بصیرت میں لگائے-بخوبی کر سکتا ہے۔ صاف صاف ارشاد ہوتا ہے:

"البدعة رأي ليس له من الكتاب أو السنة، سند ظاهر أو خفي، ملفوظ أو مستنبط"

[بدعت ایک ایسی رائے ہے جس کے لئے قرآن وسنت میں کوئی دلیل نہ ہو۔نہ ظاہری یا نہ ہی خفی، ملفوظ یا نہ ہی مستنبط۔]

خود حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرقہ ناجیہ متبعینِ سنت کا نشان واضح بتا رہے ہیں کہ «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي»[2] یعنی اجمالی فرق سنی ومبتدع میں یہ ہے کہ جو فرقہ طریقۂ سنیۂ اصحابِ کرام واجماعِ ائمۂ اہلِ سنت عظام کے مخالف ہو وہ مبتدع ہے اور اُن مواعیدِ مذکورہ کا مورد۔ مذہبِ اہلِ سنت چوں کہ مجموعہ عقائدِ کثیرہ کا نام ہے اور اُن عقائد میں سے جو ایک کا بھی منکر ہو گا وہ اگرچہ باقی سب کا معتقد ہو مبتدع اور ضال ٹھہرے گا۔

---

(1)۔۔: صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان... رقم ۸۰-(۵۰)

(2)۔۔: سنن الترمذي: أبواب الإيمان، باب ماجاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، رقم ۲۶۴۱

۱۲۹۶ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۴۱ سے ۱۴۳ تک میں لکھا:

"الإسلام هو الفطرة والفطرة هي الإسلام"

یعنی اسلام جو ہے وہ فطرت ہے اور فطرت جو ہے وہ اسلام ہے اور فطرت اسلام کا دوسرا نام ہے۔ لامذہبی بھی در حقیقت اسلام ہے، کیوں کہ لامذہب بھی کوئی مذہب رکھتا ہے اور وہی اسلام ہے۔ الخ

اور وہی عین فطرت و نیچر ہے جو آدمی نہ کسی نبی کو مانتا ہو اور نہ کسی اوتار کو اور نہ کسی کتاب الہامی کو اور نہ کسی حکم کو جو مذہب میں فرض اور واجب سے تعبیر کئے گئے ہیں، بلکہ صرف خدائے واحد پر یقین رکھتا ہو وہ آدمی کسی مذہب میں نہیں ہے مگر مسلمان ہے اور جو لوگ خدا کے بھی قائل نہیں ہیں وہ بھی مسلمان ہیں۔ الی آخر الخرافات۔

اس عبارتِ مرقومہ اور اس فرقۂ مخذولہ نے تمام ملتِ اسلام ہی کو پلٹ دیا اور جنت، دوزخ، ثواب، عذاب کا خاتمہ کیا۔ نہ جبرئیل علیہ السلام کا وجود رہا اور نہ کسی فرشتے کا۔ نہ جن کا، نہ شیطان کا۔ معراج سے صاف انکار، حشر اجساد سے دل بیزار، جنت نار کے ذکر سے تکرار۔ معجزاتِ انبیا، کراماتِ اولیا شعبدے ٹھہرے[1]۔ احکام احادیث صحیحہ، بلکہ نصوصِ آیاتِ قرآنیہ کو اپنے عقول کے سامنے قابلِ ترمیم و تنسیخ سمجھا۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا السلام والتحیہ صرف ایک دنیوی قانون، وہ بھی قابلِ ترمیم فرض کیا گیا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

پس یہ فرقہ گو دعویٰ اسلام کرے اور کلمہ پڑھے، نماز میں ادا کرے اور جو اُس کا متبع ہو اُس کو حق سمجھے وہ یقیناً اجماعاً کافر مرتد اور خارج از امتِ مرحومۂ حضرت حبیب اکرم وامجد ہے۔ ان کے علاوہ ان کے بہت کچھ عقائد کفریہ ہیں جو ان کے اسفار میں مصرّح ہیں اور قابلِ تاویل بھی نہیں ہیں۔

---

(1)۔۔۔: ان عقائد کے انکار کی تفصیلات خود سرسید کی تفسیر وغیرہ میں موجود ہیں۔ ان عقائدِ باطلہ کی تردید بقید صفحہ وسطر امام فنِ مناظرہ مولانا سید ناصر الدین ابو المنصور علیہ الرحمۃ نے "تنقیح البیان در جواب تفسیر القرآن" میں تفصیلاً کی ہے۔

(۲)...رافضی کہ قرآنِ عظیم کو ناقص کہے یا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ یا اور کسی غیر نبی کو انبیا میں سے کسی سے افضل بتائے، وہ کافر ہے۔

قرآن عظیم کی حفاظت کا خود اُس کا اُتارنے والا ربّ العزۃ حافظ ہے۔اُس کا وعدۂ قطعیۂ حتمیہ ہے کہ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (1) ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ (2) ﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (3) ۔تمام علماے سلف وخلف کا اجماعِ قطعی ہے کہ جو شخص اس موجودہ قرآن شریف میں ایک آیت، ایک کلمہ، ایک حرف کی بھی کمی بیشی بتائے اور اُس کو اتنا بھی محرّف جانے، وہ لا محالہ خارج از اسلام ہے ۔اکثر رافضی اس زمانے کے نقصان کے قرآن میں قائل ہیں اور بولتے ہیں کہ قرآن اصلی چالیس/۴۰ پارے کا امام مہدی کے پاس غار میں ہے، جب قریب قیامت ظاہر ہوں گے، خلق کو دیکھنا نصیب ہو گا۔از کتاب ہدیۂ مہدویہ صفحہ ۱۱۱۔ (4)

وہ اگرچہ کلمہ پڑھیں، نمازیں ادا کریں، ہر گز داخلِ امتِ نبی علیہ السلام اور شاملِ زمرۂ اہلِ اسلام نہیں ہو سکتے۔وہ اور یہود و نصاریٰ ایک حکم میں ہیں۔ یوں ہی جو فرقہ ان روافض میں سے یا اور فرقوں میں سے غیر نبی کو کسی نبی سے قربِ الٰہی میں افضل کہے وہ بھی زمرۂ کفار میں شامل ہے کہ انکار امرِ ضروری دین ونصِ صریح قطعی قرآنی ہے۔بہت رفضہ ائمۂ اہلِ بیت اور خاص حضرتِ امیر رضی اللہ عنہم کو بہت سے انبیا سے اللہ کے نزدیک قرب اور درجے میں افضل سمجھتے ہیں۔وہ قرآن کے انکار کے سبب امتِ رسولِ کریم علیہ التسلیم سے خارج اور قطعاً کافر اور مرتد ہیں۔

(۳)...رافضی تبرائی فقہا کے نزدیک کافر ہے اور اس کے جہنمی بدعتی ہونے پر اجماع ہے۔

---

(1)۔۔۔:بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔[پ:۱۴، الحجر، آیت ۹]

(2)۔۔۔:بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔[پ:۳، آل عمران، آیت ۹]

(3)۔۔۔:اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔[پ:۵، النساء، آیت ۱۲۲]

(4)۔۔۔:ہدیۂ مہدویہ: باب سوم جوابات دلائلِ اثباتِ مہدویت شیخ جونپور میں، ص ۱۱۱، مطبع نظامی – کانپور، سن: جمادی الآخرہ ۱۲۹۳ھ

رفضہ تبرائیہ[1] عاقبت فراموش کو عامہ فقہا کافر فرماتے ہیں۔ متکلمین کافر کہنے میں احتیاط کرتے ہیں۔ محققین فرماتے ہیں کہ احتیاط یہ ہے کہ اُن کے ساتھ معاملہ کفار کا کیا جائے اور اُن کو قطعی کافر نہ سمجھا جائے مگر اُن کے بد عتی جہنمی ضال ہونے میں کسی کو سلف سے خلف تک مجالِ کلام نہیں۔

(۴)...جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضراتِ شیخین پر قربِ الٰہی میں تفضیل دے وہ گمراہ ہے، مخالفِ سنت ہے۔

بہت محققین نے تفضیل شیخین پر اجماعِ امت نقل کیا ہے۔ خود حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے بر سرِ منبر باعلان کہا کہ «خَيرُ [هَذِهِ] الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ»[2] اور واشگاف فرمایا، عذابِ الٰہی سے گمراہوں کو ڈرایا: «مَنْ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ جَلَدْتُهُ»[3]۔

اس سے کوئی منکر نہیں ہو سکتا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ میں بہت مناقبِ مخصوصہ ایسے تھے جو سوا اُن کے کسی میں، خود حضراتِ شیخین میں بھی نہیں پائے جاتے تھے۔ مثلاً زوج بتول رضی اللہ عنہا، مبدءِ ذریت و نسلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ابوالائمۃ الطاہرین، فاتحِ خیبر، اسد حیدر، مرجعِ ولایت الیٰ یوم الدین وغیرہ وغیرہ۔ بہت فضائل و خصوصیات ان میں ایسے تھے جو کسی میں نہ تھے۔

لیکن اکرمیت عنداللہ اور افضیلت مبحوث عنہا سے یہ خصوصیات علاقہ نہیں

(1)۔۔۔: **رافضی تبرائی:** رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے، اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۴، ص ۲۵۰، رضا فاؤنڈیشن)

(2)۔۔۔: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں۔ (مسند الإمام أحمد بن حنبل: مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم ۸۳۶، ۲/۲۰۱)

(3)۔۔۔: المصنف لابن أبي شيبة: كتاب الفضائل، باب ما ذكر في أبي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم ۶، ۳۱۹۴۰/۳۹۴، ملتقطاً (اس حدیث مبارکہ کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے دیکھئے: "ضربِ حیدری"، ص ۱۴۳-۱۴۶ تصنیف: شیخ الحدیث والتفسیر پیر علامہ مفتی غلام رسول قاسمی)

رکھتے۔اس بات پر جماہیر متکلمین ، فقہا، مفسّرین، محدّثین، اُصولیین ، صوفیۂ صافیہ واولیاے کاملین، متقدّمین، متاخّرین اطباق واتفاق کررہے ہیں کہ ربّ العزۃ کے نزدیک شیخین افضل درجۃً وقُرباً ہیں اوراکثر ثواباً وجزاءً۔ "وإن أنكره أحد ممن فيه رائحة الرفض أو شائبة التشيع، فهو خارق لاجماعهم، مارق عن اتباعهم"(1)۔کتبِ فقہ میں تواتراً سلفاً خلفاً یہ مسئلہ مندرج ہے:

"مِنْ عَلَامَاتِ السُّنَّةِ: تَفْضِيلُ الشَّيْخَيْنِ، وَحُبُّ الْخَتَنَيْنِ، وَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ"(2)۔

"ابوبکر وعمر را رضی اللہ عنہما فاضل داشتن وباعثمان وعلی رضی اللہ عنہما محبت داشتن وجواز مسح موزہ را اعتقاد کردن "منقول از کتاب "تکمیل الایمان"(3)

[یعنی تفضیلِ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت کا اعتقاد رکھنا)، محبتِ ختنین (حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما سے محبت) اور موزوں پر مسح کرنا، یہ علاماتِ اہل سنت سے ہیں۔]

اس کا خلاصہ یہ کہ تفضیلِ شیخین علاماتِ سنت سے ہو۔صوفیۂ صافیہ مشائخ واولیاے امتِ محمدیہ اکابر عرفاے قادریہ وچشتیہ نقشبندیہ وسہروردیہ، بلکہ کل خانوادہاے امت کے صلحا وعرفا ومشائخ واولیا، باوجودیکہ سب کے سب اس آدم الاولیاء ابوالعرفاء مظہرِ شانِ ولایت- الی یوم القیامۃ- ابوالتراب مظہر العجائب والغرائب

---

(1)۔۔:اوراگرکوئی اس کا انکار کرتاہے تو وہ ان میں سے ہے جن میں بوے رفض یا شائبۂ تشیع ہے۔وہ اوپر مذکور جمہور کے اجماع کا مخالف اوران کی اتباع سے نکلنے والاہے۔

(2)۔۔:بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: كتاب الطهارة، فصل المسح على الخفين، ۷/۱۔ شروح وحواشي العقائد النسفية لأهل السنة والجماعة:۱۷۱/۵، ملتقطاً

(3)۔۔:اس عبارت تک رسائی نہیں ہوسکی۔

مصداق «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» (1) اور «أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا» (2) کے ہے۔ نعمتِ فقر کے یہی مرجع، فیضِ ولایت کے سلسلہ کے یہی مبدء۔ سب ان کے مقتدی، یہ سب کے مقتدا، منزلِ ولایت تک بغیران کے وسیلے کے وصول محال۔ یہ ابوالتراب، کل اولیا ان کی آل۔ لیکن پھر بھی مسئلہ افضلیتِ شیخین میں آج تک کسی نے دم نہیں مارا۔ سب نے تسلیم ہی کیا۔ جب خود حضرت مولیٰ مانیں تو پھر کسی اور کی کیا مجال؟ ہاں! روافض تقیہ کا افترا اُٹھائیں، خاک بدہان گستاخ منافق ٹھہرائیں تو اُن پر غضبِ ذوالجلال!۔

(۵)...جنگ جمل و صفین میں حق بدست حق پرست امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تھا، مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کی خطا، خطائے اجتہادی تھی، جس کی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام۔

کسی شخص کی نسبت یہ خیال کر لینا کہ اُس نے یہ فلاں کام عمداً کیا اور قصداً مخالفِ خدا اور رسول بنا۔ بغیر کسی قوی دلیلِ ظاہر کے ناجائز اور داخل سوءالظن۔ جس کی نسبت قرآن وحدیث میں تاکید وارد ﴿إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾ (3) اور حدیث «إِيَّاكُمْ وَسُوءَ الظَّنِّ» (4) إلي غير ذلك من الأحاديث المتكاثرة المتواترة۔

پھر اُن صحابہ کرام کی طرف محض خیال و وہم ناپاک نسبت کرنا کہ انہوں نے عمداً دیدہ و دانستہ خلافِ حق اختیار کیا اور اس بنا پر اُن کی طرف نسبتِ فسق یا اور کوئی طعن کرنا، غضب الٰہی کا مورد بننا ہے اور دائرۂ اہلِ سنت سے خارج ہو جانا ہے۔ اُن کی صحبت

---

(1)۔۔: میں جس کا مولا ہوں، علی اس کا مولا ہے۔(سنن الترمذي: أبو اب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم ۳۷۱۳)

(2)۔۔: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔(المستدرك على الصحيحين: كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، رقم ٤٦٣٧، ۳/۱۳۷)

(3)۔۔: بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔[پ:۲۶، الحجرات، آیت ۱۲]

(4)۔۔: بدگمانی سے بچو۔(صحيح البخاري: كتاب النكاح، باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع، رقم ۵۱۴۳)

تو حضور سیّد العالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے یقینی ہے کہ کسی طرح محلِ کلام ہی نہیں ہو سکتی اور وہ مقتضی اُن کی تعظیم واحترام کے ہوئی۔ پھر اُس کے مقابل میں جب تک اُسی پایہ کا یقین نہ ہو، صرف کسی احتمال سے یا روایاتِ آحاد مظنونہ سے وہ یقین کیوں کر زائل ہو سکتا ہے۔ پیارے مسلمانو! یہ بلا عوامِ اہلِ سنت میں بوجہ قرابت ومودّت و مجالستِ اہلِ تشیع پھیلی ہے۔ جھوٹی، بے اعتبار، بے سند تاریخیں جن میں بے سند رطب ویابس سب کچھ مخلوط ہے، وہ آور اُس کی مؤیّد بن گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین۔

جماہیر محقّقینِ اہلِ سنت نے اتفاقی طور پر صاف تصریح کردی کہ مخالفینِ حضرتِ امیر کرّم اللہ وجہہ خاطی فی الاجتہاد تھے۔ عمداً دیدہ ودانستہ ناحق کو ناحق سمجھ کر اُس پر مصر نہ تھے اور خطا فی الاجتہاد پر ہر گز عذاب نہیں۔ نہ وہ حدِ فسق میں داخل۔ صاف وارد ہے: «رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي الخَطَأُ والنِسيانُ»[1]

[میری امت سے خطا اور نسیان اٹھالیا گیا (معاف فرمادیا گیا، مواخذہ نہیں کیا گیا۔]

لیجئے! خود حضرت مولیٰ [رضی اللہ عنہ] سے اُن کی نسبت لعن وطعن یا نسبتِ تفسیق کرنا کسی سندِ صحیح سے ثابت نہ ہوا۔ صرف اتنا فرمایا:

"إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا"[2]

[یعنی ہمارے بھائیوں نے ہم پر چڑھائی کی۔]

پھر اُن کی نسبت کوئی کلمہ اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بے شک رفض ہے اور خروج از دائرۂ اہلِ سنت۔

جو کسی صحابی کی شان میں کلمہ طعن وتوہین کہے، انہیں بُرا جانے، فاسق مانے، اُن میں سے کسی سے بغض رکھے، مطلقاً رافضی ہے۔

بے شک احادیثِ صحیحۂ متواترۃ المعنی، جن میں احترامِ عام اصحابِ کرام کا حکم،

(1)۔۔: المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة: الباب الأول، حرف الراء المهملة، رقم ۵۲۸، ص ۳۶۹

(2)۔۔: السنن الكبرى للبيهقي: كتاب قتال أهل البغي، جماع أبواب الرعاة، باب الدليل على أن الفئة الباغية منهما لا تخرج بالبغي عن تسمية الإسلام، رقم ۱۶۷۱۳، ۸/۳۰

بتاکید تمام ہے۔اُن میں کسی کی تخصیص نہیں۔

«اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ»(1)

[اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! میرے اصحاب کے معاملہ میں۔جس نے میرے اصحاب کو گالی دی،اس پر اللہ کی لعنت۔]

«إِنَّ اللهَ اخْتَارَ لِي أَصْحَابًا، فَجَعَلَهُمْ أَصْحَابِي، وَأَنْصَارِي، وَأَصْهَارِي وَسَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِم قَوْمٌ يَنْتَقِصُوهُمْ وَيَسُبُّوهُمْ، فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَلَا تُنَاكِحُوهُمْ ،وَلَا تُؤَاكِلُوهُمْ، وَلَا تُشَارِبُوهُمْ، [وَلَا تُجَالِسُوهُمْ]، وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ، [وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ]»(2)

[یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لئے میرے اصحاب کو منتخب فرمایا۔توان کو میرا صحابی ، مددگار اور رشتہ دار بنایا۔ عن قریب ان کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو ان کی تنقیص کرے گی اور انہیں سب و شتم کرے گی۔اگر تم انھیں پاؤ توان سے نکاح مت کرو،ان کے ساتھ کھانا مت کھاؤ،ان کے ساتھ پانی مت پیو،[ان کے ساتھ مت بیٹھو]،ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو[اور اگر وہ مر جائیں توان کی نمازِ جنازہ مت پڑھو]۔]

محققین اہلِ سنت صاف صاف تصریح کر رہے ہیں:

"وَأَمَّا مَنْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الصِّحَابَةِ فَهُوَ فَاسِقٌ وَمُبْتَدِعٌ بِالْإِجْمَاعِ"(3)

[بہر حال جس نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو بھی سب و شتم کیا تو وہ بالاجماع فاسق اور بدعتی ہے۔]

(۶)... صدہا سال سے درجہ اجتہاد مطلق تک کوئی واصل نہیں۔بے وصول درجۂ اجتہاد، تقلید فرض ہے۔غیر مقلدین گمراہ، بددین ہیں۔

---

(1)۔۔: فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل: رقم ۸، ۱/ ۵۲ (فضائل الصحابہ میں رقم ۸ والی حدیث میں یہ الفاظ «اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي» نہیں، البتہ دیگر احادیث میں یہ الفاظ موجود ہیں)

(2)۔۔: السنة للخلال: رقم ۷۶۹، ۲/ ۴۸۳۔ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: حرف الفاء، كتاب الفضائل من قسم الأفعال، الباب الثالث، الفصل الأول، ۳۲۵۲۸، ۱۲/ ۵۳۹-۵۴۰

(3)۔۔: شم العوارض في ذم الروافض لملاعلی قاری: ص ۲۸

اجتہادِ مطلق کے شرائط اجتماعِ علومِ کثیرہ مجمع علیہ امتِ مرحومہ ہے۔ قرونِ سابقہ میں بڑے بڑے اکابر متبحّرین، محققین، محدّثین، فقہا، مفسّرین، متکلّمین گزرے لیکن دعویٰ اجتہاد زبان تک نہ لائے۔ محدّثین اصحابِ سنن و مسانید خود مؤلّفینِ صحاح ستہ کوئی مجتہد مطلق نہ کہلائے۔ فقہا میں اصحاب و تلامذۂ ائمہ نے بھی دعویٰ اجتہاد مطلق کا نہ کیا۔ دورِ متوسّط میں فخر رازی، امام غزالی، نووی، عسقلانی وغیرہ وغیرہ ہر گروہ کے لوگ پیدا ہوئے اور بڑے بڑے مراتبِ علمیہ سے فائز ہوئے مگر دعویٰ اجتہادِ مطلق کا کسی کو زیبا نہ ہوا۔

آج کل تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ ایسے جاہل کُندۂ ناتراش [(1)] جن کو سیدھی سادی عربی عبارت کے صحیح ترجمے کی بھی تمیز نہیں، وہ دعویٰ اجتہاد میں اینٹھتے [(2)] پھرتے ہیں۔ بالکل چوہے والی مثل کہ اُس کو ایک چھلکا پیاز کا ملا، اُس نے اپنے کو پنساری سمجھا۔

کہاں ہیں مدّعیانِ اجتہاد؟ تارکانِ تقلیدِ ائمہ اَمجاد؟ آئیں اور اپنی لیاقت دکھائیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اُن سے اگر ایک بھی مسئلہ پوچھا جائے کہ اُس کو اُصول کے مطابق اپنی رائے سے نکال دو، سوائے بے تکی باتیں اور گپیں ہانکنے کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

غضب خدا کا کہ اُن اکابر ائمہ مُجتہدین کے منہ آتے ہیں جن پر آج شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ ناز کر رہی ہے۔ جن کی جلالت و عظمت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بج رہا ہے۔ جن کی حقانیت وعلوِ مرتبت و قوتِ اجتہاد پر اجماعِ امت قرناً بعد قرنٍ و عصراً بعد عصر منعقد ہوتا چلا آیا ہے۔ جن کے ہر عصر کے کروڑوں مقلدین میں سے ایک ایک ایسا چشمۂ فیض ہوتا ہے کہ جس کے ہزاروں تلامذہ ہوتے ہیں۔ غیر مقلدین میں کا گُرو گھنٹال [(3)] اُس کے ادنیٰ شاگرد کا بھی مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ ایسے برگزیدہ لوگوں کی مبارک خدمتوں میں قسم قسم کی بے ادبیوں سے پیش آنا، اُن پر طعن و تشنیع کرنا سوائے عاقبت بگاڑنے کے

(1)۔۔۔: یعنی بے تمیز، بے سلیقہ، جاہل وغیرہ۔

(2)۔۔۔: اینٹھنا: اکڑنا، (اترا ہٹ سے) تننا، اترانا۔

(3)۔۔۔: گُرو گھنٹال: وہ گرو جو اپنے گلے میں گھنٹہ ڈالے ہو، وہ مہنت جس کے آگے گھنٹہ بجتا چلے، وہ پرستش کرنے والا جو گھنٹہ بجائے۔ (مجازاً) بہت بڑا کامل استاد، سب کا پیر و مرشد۔

اور کیا ہے؟ یہ فرقۂ ضالہ کیوں کر اہلِ سنت وجماعت سے ہو سکتا ہے!۔

(۷)...اہلِ سنت صدہا سال سے چار گروہ میں منحصر ہیں ،جو اُن سے خارج ہے ،بدعتی ناری ہے۔

علما محققین تصریح کر رہے ہیں:

"وهذه الطّائفةُ النّاجيةُ أي أهل السنة قد اجتمعتِ اليومُ في مذاهب أربعة: [هُمُ الحنفِيّون والمالكيون والشافعيّون والحنبليّون رَحِمَهُمُ اللّٰهُ] ومَن كان خارجًا عن هذه الأربعةِ في هذا الزّمان فهو من أهلِ البدعةِ والنّارِ."(1)

[یعنی،اس بات پر اتّفاق ہے کہ نجات پانے والا گروہ یعنی اہلِ سنت وجماعت ان چار مذاہب- حنفی،شافعی،مالکی، حنبلی-کے اندر ہے۔اب جو شخص ان چار مذاہب سے خارج ہوگا تو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔]

(۸)...وہابیہ کا معلمِ اوّل ابن عبدالوہاب نجدی اور معلمِ ثانی اسماعیل دہلوی مصنفِ "تقویۃ الایمان" دونوں سخت گمراہ،بددین تھے۔

افسوس اُن کور باطنوں باطل کوشوں پر جو ایسے بے ادب گستاخوں کو جن سے ایک عالم تباہ وبرباد ہو رہا ہے،اپنا امام سمجھیں اور باوجود سچی نصیحت اور خالص ہدایت کے پھر بھی نہ مانیں۔[ابن]عبدالوہاب اور پھر اُس کے خالص روحی مستفید تلمیذِ رشید اسماعیل دہلوی کی کرتوتیں کیا دبی چھپی ہیں؟عرب سے لے کر عجم تک،مشرق سے لے کر مغرب تک کے عالموں نے باتفاق ان کی گمراہی اور ضلالت پر فتوے دیئے۔ابن عبدالوہاب کا کل مسلمین امتِ مرحومہ کو کافر جہنمی مشرک بدعتی کہنا،اُن کے اموال ودما وفروج کو مباح بتانا،سُکانِ جوارِ حرمِ الٰہی ودربارِ حضرتِ رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانا ،پھر قہرِ الٰہی سے مخذول ومغلوب ہونا۔کیا ایسے امور ہیں جن سے کوئی انصاف والا انکار کر سکتا ہے؟اُسی ابن عبدالوہاب کے عقائدِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلۂ کاسدہ کو بڑے فخر وناز سے میاں اسماعیل دہلوی کا ہندوستان میں پھیلانا۔اُسی زمانہ کے علمائے متبحّرین محققین

---

(1)۔۔۔:حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار:کتاب الذبائح،۴/۱۵۳

کاملین کا بیک زبان اُس کو گمراہ وبددین ٹھہرانا کس کو معلوم نہیں، حتیٰ کہ خود اکثر تلامذۂ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اُس سے علاحدہ ہوگئے اور حق واضح بغیر رعایت خاندانی کہہ گئے اور وہ گمراہ وادیٔ ضلالت میں اکیلا بھٹکتا رہا۔ (1)

(۹)... ''تقویۃ الایمان'' و ''صراطِ مستقیم'' و ''رسالۂ یکروزی'' و '' تنویر العینین '' تصانیف اسماعیل دہلوی صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفریہ پر مشتمل ہیں۔

سخت افسوس ہے کہ ایک گمراہ شخص کی محبت میں خواہ اسماعیل ہوں، خواہ مولوی اسحاق، خواہ آور کوئی، احکامِ الٰہیہ کا خیال نہ کیا جائے۔ خدائے جلّ جلالہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے میاں اسماعیل کی حمایت میں کوئی چیز نہ ٹھہرے۔ صاف صاف کلماتِ کفریہ وگستاخی واہانتِ انبیا و تکفیرِ امتِ مرحومہ وغیرہ وغیرہ اُن کی کتابوں میں دیکھے جائیں، مگر سب جائز سمجھے جائیں۔ حیف! صد حیف! یہ کیسا ایمان اور کیسا اتباعِ حدیث وقرآن ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے خیالات والے حضرات اپنے میاں اسماعیل کو اللہ ورسول سے بھی بڑھ کر سمجھتے ہیں کہ اُن کے ایسے ایسے شنیع اقوال دیکھتے ہیں، پھر بھی اُن کے طرف دار بنتے ہیں۔ کیا اسی کا نام حمایتِ دین ہے؟ یہی نصرتِ شرعِ متین ہے جو اُنھوں نے کی؟۔لا، واللہ! معاذ اللہ!۔

پیارے مسلمانو! دیکھو تین قول مشتے نمونہ از خروار پیش کیے جاتے ہیں ۔اب تم خدائے تعالیٰ جلّ جلالہ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کو ملحوظ رکھ کر اور اپنے اپنے دلوں میں ہنگامۂ قیامت کے ہول کو پیشِ نظر کرکے اپنے اُن میاں صاحب کو جو چاہو سمجھو۔ تم جانو اور تمہارا ایمان۔ ایک دن جلیل وجبار کے حضور میں جانا ہے۔واللہ الہادی الموفق۔

---

(1)۔۔۔:ابن عبدالوہاب نجدی کے حرمین پر قبضہ، عقائد مکائد اور پھر اسماعیل دہلوی کا اس فتنہ کو ہندوستان میں لانا پھیلانا وغیرہ وغیرہ کی مکمل داستان کے لئے دیکھئے: سیف الجبار از سیف اللہ المسلول مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی (م۱۲۸۹ھ)۔یہ کتاب مولانا عطیف قادری بدایونی صاحب کی تقدیم، تحقیق، تخریج وترتیب سے تاج الفحول اکیڈمی بدایوں سے (محرم الحرام ۱۴۳۹ھ/اکتوبر ۲۰۱۷ء) شائع ہو چکی ہے۔

''تقویۃ الایمان''صفحہ ۵۵ مطبوعہ مجتبائی:

«أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي» کے فائدے میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت یہ بے تکی ہانک لگائی۔ یعنی ''میں بھی ایک دن مر کے مٹی میں ملنے والا ہوں''[1]۔

ہے کوئی جو اپنے میاں اسماعیل کی حمایت کرے یا صرف زبانی ہی حمایت کا دعویٰ تھا؟۔ للہ! خدا سے ڈرو! ایسے کا کہاں تک ساتھ دے سکتے ہو؟ کب تک اُس کی حمایت کر سکتے ہو؟ دیکھو! صرف اپنی خواہشِ نفسانی کے خیال سے اپنے ایمان، حیا اور انصاف کا ساتھ نہ چھوڑو اور ادب و تعظیمِ اللہ و رسول سے منہ نہ موڑو۔ للہ! دیکھو کیسا کھلا ہوا افترا علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کیا نہیں سنا؟:

«وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»[2]

[جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔]

کیا نہیں جانا؟:

«إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ»[3]

[اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔]

صفحہ ۱۱ مطبوعہ مُجتبائی پر لکھا ہے:

جو کوئی کسی انبیا اولیا کی اس قسم کی تعظیم کرے، مشکل کے وقت اُن کو پکارے۔ ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔[4]

آگے چل کر صفحہ ۲۶ مطبوعہ مجتبائی میں اس کا ثبوت یوں دیا جاتا ہے کہ ''محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔''[5]

افسوس! انبیاے کرام کو ناکارہ لوگوں سے تعبیر کیا جائے، پھر بھی ایسا شخص

---

(1)۔۔۔: تقویۃ الایمان: باب پہلا، فصل پانچویں، ص۵۷

(2)۔۔۔: صحيح البخاري: كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم ۱۱۰

(3)۔۔۔: سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، رقم ۱۰۴۷

(4)۔۔۔: تقویۃ الایمان: باب پہلا، ص۹ ملتقطاً

(5)۔۔۔: تقویۃ الایمان: باب پہلا، فصل تیسری، ص۳۵

امام، مقتدا، ہادی اور پیشوا سمجھا جائے؟ نعوذ باللہ تعالی، اللھم اھدقلوبنا۔

انبیا اور اولیا کی ندا کے شرک کا ثبوت صفحہ ۷ امطبوعہ مجتبائی پر یوں دیا:

جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے۔ انتہی (1)

پیارے مسلمانو! للہ! خدا کو مان کر ایمان سے کہو کہ انبیا کی شانِ عظیم و جلیل میں ایسے سَخیف ناپاک ذلیل لفظ کسی مسلمان کی زبان سے نکل سکتے ہیں؟ کیا ایمان والا آدمی ایسے ایسے کلماتِ سَخیفہ کس کو بغرضِ تشبیہ ہی سہی، تلفظ کر سکتا ہے؟ افسوس اُن عقل کے اندھوں پر جو ایسے ایسے صاف صاف الفاظِ خبیثہ کلماتِ شنیعہ دیکھتے ہیں پھر بھی اُس کا بہت بڑا احترام کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت فرمائے اور دلوں میں نورِ ایمان کی روشنی چمکائے۔ پھر نظر آئے کہ یہ کس کی حمایت کر رہے ہیں، کس کا ساتھ دینے کو مستعد ہیں۔ اللّٰھُمَّ احفَظْنَا وَ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَ ارْزُقْنَا وَ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَ حَبِیبِکَ، آمین

"صراطِ مستقیم" صفحہ ۹۵:

از وسوسہ زنا، خیالِ مجامعتِ زوجہ خود بہتراست، و صرفِ ہمت بسوئے شیخ و اَمثالِ آں از معظمین گو جنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بد تر از استغراق درصورتِ گاؤ و خرِ خود ست۔ (2)

[زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اَور بزرگوں کی طرف خواہ جنابِ رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بھی بُرا ہے۔]

پیارے مسلمانو! اب سمجھے کہ اس وہابیہ کے امام ضال و مضل نے اپنے معتقدین و شاگرانِ رشید کو کیا تلقین کیا؟۔ دیکھو! صاف کہہ رہا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لے جانا، بیل یا گدھے کے تصور میں ڈوب جانے

---

(1)۔۔۔: تقویۃ الایمان: باب پہلا، فصل پہلی، ص ۲۸

(2)۔۔۔: صراط مستقیم: ص ۱۱۸ (ادارہ نشریات اسلام ۔لاہور)

سے بھی بدر جہا بدتر ہے۔ للہ! سب مل کر پڑھو: "أعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجيمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّبِاللهِ العَلِيِّ العَظِيمِ"۔

ہائے افسوس! یہ کیسا غضب ہے؟ یہ کیسا اندھیرا ہے؟ کیسی قیامت ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والا، بلکہ ہادی وامامِ ملت بننے والا، اپنی ناپاک زبان سے، اُن کی نسبت، جن کو اپنا پیغمبر، اُسی زبان سے کہہ رہا ہے، ایسا کلمہ گستاخی واہانت کا نکالے کہ کسی مرتد مجوسی مشرک یہودی کو بھی کہتے ہوئے عار آئے۔ تف اس ایمان سَرَاسَر خُسران پر!۔ ﴿قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖٓ إِيْمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (1)

کیا ربّ العزۃ کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گستاخی واہانت پسند آئی ہوگی؟ ہر گز نہیں۔ بے شک یہ ایذائے خدا اور سول ہے مگر کیسا غضب ہے کہ اب بھی حضراتِ وہابیہ کا- جو متبعینِ سنت بنتے ہیں- وہ امام مقبول ہے۔ الٰہی! تو ہدایت دے، تو ایمان عطا کر، سب کے دلوں کو نورِ ایمان سے منوّر کر۔ آمین

تمام محقّقین فرماتے ہیں:

"وَأَحْضِرْ فِي قَلْبِکَ النَّبِيَّ [صَلَّى اللهُ عليه وسلم] وشخصه الكريم وَقُلْ: سَلَامٌ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ [وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ]" (2)

[یعنی دل میں ذات پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقام ومرتبہ کو حاضر کرکے کہو کہ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔]

اور یہ بددین اس طرح کی گستاخی وبے ادبی کریں۔

"اظہار الحق" صفحہ ۳۵و۳۶ پر ہے:

تنزیه اُو تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثباتِ رویت بلاجہت و محاذاتِ ہمه از قبیل بدعاتِ حقیقیه است۔ (3)

(1)۔۔۔: تم فرمادو: کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو۔ [پ:۱، البقرہ، آیت ۹۳]

(2)۔۔۔: إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، الباب الثالث، بيان تفصيل ما ينبغي أن يحضر في القلب عند كل ركن...، ۱/۱۶۹

(3)۔۔۔: ایضاح الحق الصریح (مترجم اردو): فائدہ اول، پہلا مسئلہ، ص ۷۷-۷۸

[یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان ومکان اور جہت سے پاک قرار دینا اور اس کا دیدار بلا جہت وکیف ثابت کرنا یہ تمام امور از قبیلِ بدعتِ حقیقیہ ہیں۔]

معاذ اللہ! کیا یہی اسلام وسنیت ہے؟۔ پیارے مسلمانو! خوب سمجھ جاؤ کہ جوان کتابوں کو اور اُن کے مصنفین کو اچھا سمجھے اور باوجود علم کے اُن کو حق مانے، وہ ہر گز سنی نہیں۔ اُس کے تو ایمان میں شک ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت بخشے۔ ہم کو تعصب ونفسانیت نہیں، ہم سچے دل سے وہابیہ متبعینِ امام نجدی ودہلوی کو بھی خالصاًللہ دعا دیتے ہیں کہ ربّ العزۃ ان کو بھی ایمانی نگاہ عطا کرے اور ورطہ ضلالت سے چھڑا کر راہِ ہدایت پر چلائے۔ آمین

(۱۰) ... "مایہ مسائل" مولوی اسحاق دہلوی غلط ومردود مسائل ومخالفاتِ اہلِ سنّت ومخالفاتِ جمہور سے پُر ہے۔

اور نیز رسالہ "مسائلِ اربعین"[1] مولوی مذکور کا خلافِ اہل سنت وجماعت

---

(1)۔۔۔: خاندانِ امام شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتب میں تحریفات کا گھناؤنا کھیل شروع دن سے ہی کھیلا گیا۔ اس کی تفصیل کئی ایک محقّقین نے لکھی ہے۔ یہاں اسی خاندان کے ایک فرد اور اپنے خاندان کی کتب کے مشہور ناشر ظہیر الدین سید احمد کی گواہی ملاحظہ ہو۔ موصوف نے سب سے پہلے اس طرف توجہ دلائی۔ چناں چہ آپ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے امام شاہ ولی اللہ محدّثِ دہلوی علیہ الرحمہ کی ایک کتاب "تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء" کے آخر میں لکھتے ہیں: "بعد حمد وصلاۃ کے! بندہ محمد ظہیر الدین عرف سید احمد، اوّل گزارش کرتا ہے، بیچ خدمت شائقین تصانیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ومولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کہ آج کل بعض لوگوں نے بعض تصانیف کو اس خاندان سے منسوب کر دیا ہے اور در حقیقت وہ تصانیف اس خاندان میں سے کسی کی نہیں اور بعض لوگوں نے جو ان کی تصانیف میں اپنے عقیدہ کے خلاف بات پائی تو اس پر حاشیہ جڑا اور موقعہ پایا تو عبارت کو تغیر وتبدل کر دیا۔ تو میرے اس کہنے سے یہ عرض ہے کہ جواب تصانیف ان کی چھپیں، اچھی طرح اطمینان کر لیا جائے، اس کے بعد خریدنی چاہئیں۔"

اسی طرح "انفاس العارفین" کے آخر میں "التماس ضروری" کے عنوان سے مزید وضاحت کرتے ہوئے ان جعلی کتابوں کے نام اور ناشرین کی بھی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "الدنیا زور لا یحصلھا الا بالزور دنیا سراسر جھوٹ ہے اور جھوٹ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی" کو بعض حضرات نے کمر باندھی ہے اور دنیا کمانے کے واسطے حضرات موصوفین (شاہ ولی اللہ اور ان کے اخلاف) کی طرف اکثر کتابیں منسوب کر کے چھاپ دی ہیں جو کسی طرح بھی ان حضرات کی تصنیف میں سے نہیں ہیں اور ارباب بصیرت ان کو پڑھ کر ان

ہے۔ جس کا رد موسوم بہ ''تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ مسائل اربعین''مطبع انوارِ احمدی الٰہ آباد میں طبع ہوا ہے (1)۔مَنْ شَاءَ التَّفْصِيْلَ فَلْيَرْجِعْ إِلَيْهَا۔اور مستقل رسائل بھی خاص اس بارے میں تصنیف ہو چکے اور تمام ہندوستان میں شائع ہیں۔

(۱۱)...انبیاواولیا علیہم الصلاۃ والثناء سے استمداد واستعانت اور اُنھیں وقتِ حاجت توسل واستمداد کے لیے ندا کرنا، یارسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبد القادر الجیلانی کہنا اور انھیں واسطہ فیضِ الٰہی جاننا ضرور حق وجائز ہے۔

ظاہر ہے کہ ماسوی اللہ کو متصرّف و قادر مستقل اور فاعل بالذات سمجھنا شرکِ صریح ہے اور واسطہ فیض ووسیلہ سمجھ کر اولیاوانبیا سے استمداد وعون طلب کرنا کیوں کر شرک ہو سکتا ہے۔افسوس کہ حضراتِ وہابیہ اُن کے فیضِ جاری سے محروم ہیں۔

(۱۲)...عالم میں انبیاواولیا کا تصرف حیاتِ دنیوی میں اور بعدِ وصال بھی بعطائے الٰہی جاری ہے۔

کے عیب اور مفاسد کو اس طرح جان لیتے ہیں۔ جس طرح ایک تجربہ کار نقاد کھرے کھوٹے کو کسوٹی پر لگا کر پہچان لیتا ہے مگر چوں کہ بفحوائے ''العوام کالأنعام عوام بے عقل ہوتی ہے'' بیچارے اردو پڑھنے والے علم سے بے بہرہ لوگ اکثر ان جعلی اور مصنوعی رسائل کو پڑھ کر ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اس واسطے میرا فرض ہے کہ میں ان رسائل کے نام اس کاغذ کوتاہ میں لکھ دوں اور اپنے دین دار بھائیوں کو اربابِ زمانہ کی گندم نمائی اور جو فروشی سے آگاہ کر دوں آگے اس پر عمل کرنا نہ کرنا ان کا فعل ہے۔''

مذکورہ بیانیہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تحریفات میں کیسے یہود و نصاری کو بھی مات دی گئی!! اب ذیل میں زیرِ تذکرہ کتاب '' مسائل اربعین '' کے بارے میں مشہور محقّق علامہ حکیم محمود احمد برکاتی کی رائے ملاحظہ ہو:''یہ کتاب مولوی سید ابو محمد جالیسری کی تصنیف ہے''(حیات شاہ محمد اسحاق محدّث دہلوی، ص۱۲۷) ۔''کتاب کی تالیف کی نسبت تو شاہ صاحب کی طرف قطعاً صحیح نہیں ہے''(ص۱۲۹)۔''شاہ صاحب کے سلسلہ کے کئی معتبر اصحاب نے اس کتاب کے انتساب سے انکار کیا ہے، محسن ترہتی نے جو شاہ عبد الغنی مجددی شاگرد شاہ اسحاق کے شاگرد تھے۔ مائۃ مسائل اور مسائل اربعین دونوں کے شاہ صاحب کی تالیفات ہونے سے انکار کیا ہے اور ان کی تدوین وتالیف کو ''رجالِ سوء''کا فعل قرار دیا ہے''(ص۱۳۱)۔تحریفات کی مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے:(حیات شاہ محمد اسحاق محدّث دہلوی، ص۱۲۷-۱۳۶)

(1)۔۔: تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ مسائل اربعین کی اب تک کئی اشاعتیں ہو چکی ہیں۔حال ہی میں اس کی ایک دیدہ زیب جدید اشاعت مکتبہ اہلِ سنت جہلم سے ہوئی ہے۔

(۱۳)...عام اموات احیا کو دیکھتے، اُن کا کلام سُنتے سمجھتے ہیں۔ سماعِ موتی حق ہے۔ پھر اولیا کی شان تو ارفع واعلیٰ ہے۔

(۱۴)...اللہ عزوجل نے روزِ اوّل سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون ایک ایک ذرّے کا حال اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بتادیا، حضور کا علم ان تمام غیبوں کو محیط ہے۔

احادیثِ صحیحہ صریح مشہورہ جو قریب حدتواتر کو پہنچے ہوئے ہیں ثابت کر رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان ومایکون کا علم عطا کیا گیا۔ صرف وساوسِ نفسانی کی بنا پر انکار کرنا کھلی حماقت وجہالت ہے۔ اس کا انکار وہابیت کی نشانی اور اس کا اعتقاد سنیت کی علامت ہے۔ صاحبِ قصیدہ بردہ کیا خوب فرماتے ہیں:

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْيَا وَضَرَّتها
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

شمۂ از جود تو دنیا بود یا آخرت
و ز علومت در دوعالم علم لوح ست وقلم

[تیرے جود و کرم کا ایک ذرہ دنیا و عقبیٰ]
[ہے قطرہ اک تیرے بحرِ علم کا لوح و قلم]

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پرندوں کے پَر کی حرکت تک جناب سیّد المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔ اس بات میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بھی زیادہ علم عطا کیا ہے اور پانچ چیزیں جو قرآن شریف میں آئی ہیں، آخر میں پروردگار عالم نے اُن سب کا علم بھی عطا فرمادیا۔ تفصیل اس کی ''شفا''(1) و ''مواہب لدنیہ''(1) و ''مدارج النبوۃ''(2) میں ہے۔

---

(1)۔۔: الشفا بتعريف حقوق المصطفى: القسم الأول، الباب الرابع، فصل (ومن ذلک ما اطلع عليه من الغيوب ومايكون)، ۳۳۵/۱۔۳۴۶

(۱۵)...امکانِ کذبِ الٰہی ماننا جیسے اسماعیل دہلوی نے "رسالہ یکروزی" اور اب گنگوہی صاحب نے "براہین قاطعہ" میں مانا، صریح ضلالت ہے۔ اللہ تعالٰی کا کذب قطعاً اجماعاً محال بالذات ہے۔ مسئلہ خلفِ وعید کو اُن کے اس ناپاک خیال سے اصلاً علاقہ نہیں۔

کذب باجماعِ امت، بلکہ باجماعِ عُقَلا عیب و نقص ہے۔ جس میں کسی کو مجالِ کلام نہیں اور ذات واجب الوجود مستجمع صفاتِ کمالیہ پر تمام عیوب و نقائص محال بالذات ہیں۔ سلف سے لے کر خلف تک، متقدّمین سے متاخّرین تک۔ کسی زمانے، کسی وقت میں، کوئی سنی عالم، خواہ محدّثین سے ہو، خواہ فقہا، خواہ متکلمین وغیرہ سے امکانِ کذبِ الٰہی کا قائل نہ ہوا۔ یہ اعتقاد صریح گمراہی اجماعِ قطعی کی مخالفت ہے۔ یہ قول اسماعیل دہلوی کہ "صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت برتکلم بکلام کاذب می دارد و بنا بر رعایت مصلحت ومقتضائے حکمت بہ منزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہمان شخص ممدوح میگرد۔"(3) کھلا ہوا مجموعۂ اباطیلِ شنیعہ ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ جن چیزوں کی خدا سے نفی کی جاتی ہے اور خدا کو اُن سے منزّہ بنا کر مدح کی جاتی ہے وہ سب ممکن ہیں اور اُس کے لئے ہو سکتے ہیں، ورنہ مدح نہ ہوتی۔ اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ سونا، بھولنا، جورو، بیٹا بتانا، ڈرنا، کسی کو اپنا شریک بنالینا وغیرہ وغیرہ سب باتیں ممکن ہیں مگر وہ اُن کو کرتا نہیں، ورنہ مدح نہ ہوتی۔ نعوذ باللہ تعالٰی۔

مسئلۂ خلف وعید کو ہر گز عقیدۂ خبیثۂ امکان کذب سے کوئی سرِ مو علاقہ نہیں۔ اُس سے ان کا سند پکڑنا محض فریب دہی عوام ہے۔ وہی علما جن سے مسئلۂ خلف وعید منقول

---

(1)۔۔۔: المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: المقصد الثامن ، الفصل الثالث في إنبائه بالأنباء المغيبات، ۳/۵۵٤-۵۷۵

(2)۔۔۔: مدارج النبوۃ: باب ششم، وصل از جملہ معجزات باہرہ ۔۔۔، ۱/۲۰۴-۲۱۲

(3)۔۔۔: یعنی صفتِ کمال یہی ہے کہ کذب پر قدر ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لئے جھوٹ بات نہ بولے۔ وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے۔ (یکروزہ، ص۱۷)

ہے، اجماع امتناعِ کذب پر بتاتے ہیں۔ والتفصیل في الرسائل[1]۔

(۱۶)... شیطان کے علم کو معاذاللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد و وسیع تر ماننا جیسا کہ "براہین قاطعہ" گنگوہی میں ہے[2]، صریح ضلالت و توہین حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہے۔

(۱۷)... مجلس میں میلاد مبارک اور اس میں قیام تعظیمی جس طرح صدہا سال سے حرمین محترمین میں شائع و ذائع ہے، جائز ہے۔

والتفصیل في رسالۃ "اذاقۃ الاثام" مع "اقامۃ القیام"[3]۔

(۱۸)... گیارہویں شریف کی نیاز اور اموات کی فاتحہ اور عرسِ اولیا کہ مزامیر وغیرہا منکرات سے خالی ہو، سب جائز و مندوب ہے۔

مجلس میلاد شریف، گیارہویں شریف، فاتحہ اور عرسِ اولیا-جو منکرات سے خالی ہو- یہ سب امور اگرچہ متعلق بعقائدِ ضروریۂ اجماعیہ نہیں مگر باعتبارِ زمانۂ حال ان کا اعتقاد علاماتِ اہلِ سنت اور ان کا انکار اماراتِ اہلِ بدعت سے ہو رہا ہے کہ ان امورِ مستحسنہ کے انکار کا بیڑا اُنہیں گستاخ فرقوں نے اُٹھایا ہے جنہوں نے عقائدِ اجماعیہ

---

(1)۔۔: تفصیلات ملاحظہ ہوں: (۱) سُبحٰن السبوح عن کذب عیب مقبوح (۱۳۰۷ھ)، امام اہلِ سنت۔ (۲) تنزیہ الرحمن عن شائبۃ الکذب النقصان، ملا ستون علامہ احمد حسن کان پوری۔ (۳) تسبیح الرحمن، علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی (مقالات کاظمی حصہ دوم)۔

(2)۔۔: چناں چہ گنگوہی نے لکھا: "الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیطِ زمین کا فخرِ عالم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نُصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" (براھین قاطعہ، مسئلہ علم غیب، ص ۵۵)

(3)۔۔: "إذاقة الأثام لمانعي عمل المولد و القيام"، رئیس المتکلمین علامہ مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے، اس پر مجدّدِ دین و ملت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان حنفی قادری علیہ الرحمۃ کے "رشاقة الكلام في حواشي إذاقة الأثام" کے نام سے حواشی ہیں۔ یہ کتاب میلاد و قیام کے نام سے مفتی محمد اسلم رضا شیوانی تحسینی صاحب کی تحقیق و ترتیب کے ساتھ ادارۂ اہلِ سنت کراچی سے دیدہ زیب ٹائٹل اور مضبوط جلد بندی میں شائع ہو چکی ہے۔

ضروریہ کا صریح انکار کر کے شورِ ضلالت پھیلایا ہے۔

(۱۹)... شریعت وطریقت دو راہیں متبائن نہیں، بے اتباعِ شرع وصول الی اللہ ناممکن، کوئی کیسے ہی مرتبۂ عالیہ تک پہنچے، جب تک عقل باقی ہے، احکامِ الٰہیہ اُس پر سے ساقط نہیں ہو سکتے۔ جھوٹے متصوف کہ مخالفتِ شرع میں اپنا کمال سمجھتے ہیں، سب گمراہ مسخرگانِ شیطان ہیں۔ وحدتِ وجود حق ہے اور حلول واتحاد کہ آج کل کے بعض متصوفہ [بناوٹی صوفی] بکتے ہیں، صریح کفر۔

بہت سے مشائخِ زمانہ بے علم و بے شرع وحدتِ وجود کی رٹ لگا کر، فرقِ مراتب اُٹھا کر، دہریت والحاد، حلول واتحاد میں پھنسے ہوئے ہیں ۔حالاں کہ باجماعِ صوفیہ صافیہ مسئلۂ وحدتِ وجود کو نہ حلول واتحاد سے علاقہ، نہ دہریت والحاد سے مناسبت۔ خود صاف صاف فرمارہے ہیں:

گر فرق مراتب نکنی زندیقی

اکابر عُرفا کی طرف ایسے بیہودہ خیالات وحدت کی نسبت- جو حلول واتحاد تک پہنچیں-رکھنا۔اُن کا تخطیہ و تجہیل ثابت کرنا، خاص اپنے اعلیٰ درجے کی جہالت، حماقت اور تضلیل ظاہر کرنا ہے۔ مسئلۂ وحدتِ وجود اگرچہ صاف صاف آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ نبویہ کی جھلکتی تجلیوں سے آفتاب کی طرح چمک رہا ہے مگر فیضِ صحبت اربابِ باطن ضرور درکار ہے۔ تاحال پیدا کچھ اور ہی کیفیت ہُوَیدا [ظاہر، آشکار] ہو۔

قال	رابگذار	صاحب	حال	شو
پیش	پاے	کاملان	پامال	شو

[واصلین کا قول ہے کہ صاحبِ حال ہو اور کاملین کے پاؤں کی دھول بن۔]

(۲۰)... ندوہ سرمایۂ ضلالات و مجموعۂ بدعات ہے۔ گمراہوں سے میل جول اتحاد ووِداد حرام ہے اور اُن کی تعظیم موجبِ غضبِ الٰہی اور اُن کے رَد کا انسداد کرنا لعنتِ الٰہی کی طرف بلانا، اُنھیں مجلسِ دینی کا رکن بنانا، دین کو ڈھانا ہے۔ ندوہ کے لیکچروں اور رُودادوں میں وہ باتیں بھری ہیں جن سے اللہ و رسول بیزار و بَری ہیں۔ جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ سب بدمذہبیوں گمراہیوں سے پناہ دے اور سنّتِ حقّہ خالصہ پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

جاننا چاہیے کہ عقائدِ اہلِ سنت کا ان ''امورِ عشرین'' میں انحصار نہیں کہ جو ان امورِ مذکورہ کا قائل ہو، وہ اگرچہ اور عقائدِ ضروریہ اہلِ سنت کا انکار کرے خواہ مخواہ سنی بنا رہے۔ یہ تو صرف بطورِ نشان وامتحان مطابق اقتضائے حالتِ زمانہ موجود مقرّر و معیّن کردیئے گئے ہیں۔ عقائدِ اہلِ سنت تغیر و تبدل زمانہ سے متبدل نہیں ہو سکتے مگر علامات وآمارات بسبب شیوعِ فتن وحدوثِ اہوا بدل سکتے ہیں۔ حضرت مولانا عالمِ اہلِ سنت فاضل بریلوی دامت برکاتہم کے ''امور عشرین'' مقرّرہ میں سے اکثر امور کی نہایت مختصر تشریح باصرار بعض احباب کے احقر انام سیّد محمد غلام غوث عفی عنہ نے بعجلت تمام کردی۔ اگرچہ ان مسائل میں سے ہر مسئلہ میں رسائلِ مفصّلہ وکتبِ مبسوطہ طبع ہوکر شائع ہو چکے ہیں۔ مگر رضاءً لخواطر الاحباب الکرام وکشفاً للمرام عندالعوام جرأت کی۔

واللہ الهادي وبيده الأزمة المقاصد والمبادي وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العلمين وصلي اللہ على حبيبه الأمي الأمين وآله وأصحابه وأولياء أمته أجمعين وعلينا معهم يا أرحم الراحمين۔

❀❀❀❀

❁... حضرت فاضل بریلوی مدّظلّہ العالی کے ان امورِ مقررۂ مذکورہ کی تصدیق جناب مولانا شاہ احمد علی صاحب مرزاپوری نے فرمائی اور یہ عبارت لکھی:

"اُمورِ عشرین مندرجۂ بالا بہت درست و ٹھیک ہیں۔ وحدتِ وجود حق ہے، مگر اس میں بحث ومباحثہ فقیر کے [نزدیک] خوب نہیں۔ یہ امورِ کشفیہ سے ہیں اور متعلق بکیفیت۔ ایسے امور کو اولیاء اللہ [رحمۃ اللہ علیہم] ہی خوب سمجھے ہوئے ہیں اور خوب سمجھا دیتے ہیں۔ چوں کہ فقیر کے پاس مہر نہیں ہے، لہذا صرف دستخط ہی پر اکتفا کیا۔ فقط"

العبد علی مرزاپوری سنی حنفی نقشبندی اُویسی، ۲شوال روز چہار شنبہ ۱۳۱۸ ہجری۔

❁... پھر جناب مولانا حضرت عالمِ اہلِ سنت ماحیٔ شرور وفتنِ اہلِ بدعت فاضل بریلوی مدظلہم نے یہ تحریر فرما کر اپنی مہر ثبت فرمائی:

آج کل بہت لوگ ادّعائے سنیت کرتے اور عوام بیچارے دھوکے میں پڑتے ہیں۔ بعض مصلحتِ وقت کے لیے زبان سے کچھ کہہ جاتے اور موقع پا کر پھر پلٹا کھاتے ہیں۔ اکثر جگہ امتحان کے لیے-ان شاء اللہ العزیز-یہ "امور عشرین" بطورِ نمونہ کافی ہیں۔ جو بعونہ تعالیٰ فرازِ سنیت پر سچا فائز ہے، بے تکلف دستخط کردے گا، ورنہ پانی مرنا آپ ہی نشیبِ ضلالت کی خبر دے گا۔

﴿فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ﴾ (1)، ﴿وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـًٔا﴾ (2)، ﴿وَمَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ﴾ (3)، ﴿وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾ (4)۔

---

(1)۔۔۔:اور جس نے عہد توڑا اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (کنزالایمان) [پ:۲۶، الفتح، آیت ۱۰]

(2)۔۔۔:اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔ [پ:۴، آل عمران، آیت ۱۴۴]

(3)۔۔۔:اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور سب تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں۔ [پ:۲۷، الحدید، آیت ۲۴]

(4)۔۔۔:اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا۔ [پ:۷، الانعام، آیت ۴۵]

کتبـــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



[مواہرِ علما]

❁... مہر حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان بریلوی



❁... مہر علامہ مولانا محمد سلطان احمد بریلوی



❁... مہر مولانا نصیر الدین حسن خان



❁... مہر مولانا محمد عبد الرحمن عرف محمد رضا خان قادری



❁❁❁❁

[تقاریظ و تصدیقات بَر شرح]

حضرت علامہ مولانا مطیع الرسول عبد المقتدر قادری بدایونی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً و مصلیاً

تحفۂ حنفیہ کے پرچۂ دوم جلد پنجم ماہ صفر ۱۳۱۹ھ میں حضرت بابرکت مولانا و بالفضل اولانا عالم اہل سنت مولوی احمد رضا خان صاحب نے ''اُمورِ عشرین در بارۂ علامت سنیین'' لکھ کر جناب مولوی احمد علی شاہ صاحب مرزاپوری سے تصدیق چاہی تھی اور اُنہوں نے بطیبِ خاطر تصدیق کردی تھی۔ اب اُن ''اُمورِ عشرین'' میں سے بعض امور کی مختصر مگر نہایت نفیس و ضروری و کارآمد شرح و تفصیل ہمارے مخدوم معظم حامیِ سنت ماحیِ بدعت جناب سیّد شاہ محمد غلام غوث صاحب جنیری دام مجدہم نے فرمائی اور اس احقر مفتقر مطیع الرسول عبد المقتدر عفا اللہ عنہ بدایونی کو دکھائی اور تصویب و تصدیق چاہی۔ سچ تو یہ ہے کہ ماشاءاللہ حسبِ ضرورت باختصار اچھی تفصیل کی اور دادِ تحقیق دی، گویا دریا کو کوزے میں بند کیا۔ اللہ جلّ جلالہ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی اور خورسند (1) کیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ آمین

راقم: الاحقر المفتقر مطیع الرسول عبد المقتدر عفا اللہ عنہ

علامہ سید محی الدین

کمترین سید محی الدین عفا اللہ عنہ ذنوبہ

احقر عباد اللہ الباری

سید غلام غوث شطاری قادری

❁❁❁❁

(1)۔۔۔: خوش و خرّم، مسرور، شاداں، فرحان، ہشاش۔

مصادر و مراجع

(تحقیق، تخریج و تحشیہ میں جن کتب سے مدد لی گئی)

(۱).. قرآن مجید: کلامِ باری تعالیٰ

(۲).. کنزالایمان فی ترجمۃالقرآن؛ مترجم: امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان حنفی قادری محدّثِ بریلوی (متوفی: ۱۳۴۰ھ)، ناشر: مکتبۃ المدینہ - کراچی

(۳).. صحيح البخاري؛ مؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، محقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، ناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ۔

(۴).. صحيح مسلم؛ مؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: ۲۶۱ھ)، محقق: محمد فؤاد عبد الباقي، ناشر: دار إحياء التراث العربي —بيروت

(۵).. سنن الترمذي؛ مؤلف: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: ۲۷۹ھ)، محقق: بشار عواد معروف، ناشر: دار الغرب الإسلامي —بيروت، سنة النشر: ۱۹۹۸م

(۶).. سنن أبي داود؛ مؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: ۲۷۵ھ)۔ محقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي۔ ناشر: دار الرسالة العالمية۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ - ۲۰۰۹م

(۷).. المستدرك على الصحيحين؛ مؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: ۴۰۵ھ)، تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۱—۱۹۹۰م

(۸).. مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: ۲۴۱هـ)، محقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد وآخرون، ناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱هـ - ۲۰۰۱م

(۹).. السنن الكبرى، مؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: ۴۵۸هـ)، محقق: محمد عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات، الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴هـ - ۲۰۰۳م

(۱۰).. كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، مؤلف: علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان القادري الشاذلي الهندي البرهانفوري ثم المدني فالمكي الشهير بالمتقي الهندي (المتوفى: ۹۷۵هـ)، محقق: بكري حياني - صفوة السقا، ناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، ۱۴۰۱هـ/۱۹۸۱م

(۱۱).. الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، مؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: ۲۳۵هـ)، محقق: كمال يوسف الحوت، ناشر: مكتبة الرشد – الرياض، الطبعة: الأولى ۱۴۰۹م

(۱۲).. السنة، مؤلف: أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: ۳۱۱هـ)، محقق: د. عطية الزهراني، ناشر: دار الراية – الرياض، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۰هـ - ۱۹۸۹م

(۱۳).. المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة ؛ مؤلف: شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوي (المتوفى: ۹۰۲هـ)، محقق: محمد عثمان الخشت، ناشر: دار الكتاب العربي – بيروت، الطبعة: الأولى ۱۴۰۵هـ - ۱۹۸۵م

(۱۴).. جامع بيان العلم وفضله، مؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: ۴۶۳هـ)، تحقيق: أبي الأشبال الزهيري، ناشر: دار ابن الجوزي، الطبعة: الأولى ۱۴۱۴هـ - ۱۹۹۴م

(١٥)۔۔فضائل الصحابة، مؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: ٢٤١هـ)، محقق: د. وصي الله محمد عباس، ناشر: مؤسسة الرسالة-بيروت، الطبعة:الأولى ١٤٠٣–١٩٨٣م

(١٦)۔۔المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،مؤلف: أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملک القسطلاني القتيبي المصري، أبو العباس، شهاب الدين (المتوفى: ٩٢٣هـ)، تحقيق:صالح احمد الشامى، ناشر:المكتب الاسلامى، الطبعة: الأولى ١٤٢٥هـ-٢٠٠٤م

(١٧)۔۔الشفابتعريف حقوق المصطفى،مؤلف:أبو الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي (المتوفى: ٥٤٤هـ)، ناشر: دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: ١٤٠٩هـ-١٩٨٨م

(١٨)۔۔حاشية الطحطاوى على الدر المختار: مؤلف: العلامة أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوي الحنفي (المتوفي ١٢٣١ هـ)، ناشر:المكتبة الحقانية، كانسى روڈ۔ كوئٹه

(١٩)۔۔بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع،مؤلف: علاء الدين أبو بكر بن مسعود بن أحمد الكاساني الحنفي (المتوفى: ٥٨٧هـ)، ناشر: دار الكتب العلمية، الطبعة: الثانية ١٤٠٦هـ-١٩٨٦م

(٢٠)۔۔ إحياء علوم الدين،مؤلف: أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي (المتوفى: ٥٠٥هـ) ناشر: دار المعرفة–بيروت

(٢١)۔۔شم العوارض في ذم الروافض،مؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: ١٠١٤هـ)، محقق: د. مجيد الخليفة، ناشر: مركز الفرقان للدراسات الإسلامية، الطبعة: الأولى ١٤٢٥هـ-٢٠٠٤م

(٢٢)۔۔مدارج النبوة، مؤلف: ابو المجد شيخ محقّق مولانا شاه عبدالحق بن سيف الدين بخارى محدّث دهلوى، (پ: ٩٥٨ه/م: ١٠٥٢ه)، ناشر: مکتبه نوريه رضويه، سکهر-پاکستان

(۲۳).. فتاویٰ رضویہ؛مصنف: شیخ الاسلام امام اہل سنت امام احمد رضاخان حنفی قادری محدّث بریلوی: ناشر:رضافاونڈیشن-لاہور)
(۲۴)..حیات شاہ محمد اسحاق محدّث دہلوی؛تصنیف: علامہ حکیم سید محمود احمد برکاتی،ناشر: شاہ ابوالخیر اکاڈمی—دہلی، باراول ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء
(۲۵)..ہدیہ مہدویہ،مصنف: ابورجا محمد،ناشر:مطبع نظامی —کانپور، سن: جمادی الآخرہ ۱۲۹۳ھ
صراط مستقیم: مصنف: شاہ اسماعیل دہلوی،ناشر: ادارہ نشریات اسلام—لاہور
(۲۶)..ایضاح الحق الصریح،(مترجم اردو)، شاہ اسماعیل دہلوی،ناشر: قدیمی کتب خانہ
(۲۷)..رسالہ یک روزہ،شاہ اسماعیل دہلوی،ناشر: فاروقی کتب خانہ-ملتان
(۲۸)..تقویۃ الایمان؛مؤلف: شاہ اسماعیل دہلوی،ناشر: میر محمد کتب خانہ—کراچی

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر
جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

توہینِ رسالت اور اسلامی قوانین

تالیف

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج
علامہ عبد اللہ فہیمی مدظلہ العالی

ترجمہ و حواشی
مفتی ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

تقدیم
حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء جامعۃ النور)

ناشر
جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

عقائد اہل سنت و جماعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب الانس والجنۃ والصلاۃ والسلام علی نبینا العظیم المنۃ المنقذ من النار والمعطی الجنۃ الذی ذکرہ حرز وحبہ جنۃ وعلی الہ وصحبہ واھل السنۃ ماہ رمضان مبارک ۱۳۱۸ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ مین فقیر کے پاس سانبھر علاقۂ ریاست جی پور سے ایک خط باین تلخیص آیا۔

نقل نامۂ حافظ محمد عثمان صاحب بنام فقیر

بخدمت فیض درجت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی محدث و امام اہل سنت وجماعت۔ بعد سلام سنۃ الاسلام کے عرض خدمت ہر کہ در بیولا ہمارے ملک مارواڑ کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ آجکل یہان سانبھر مین جناب مولانا مولوی احمد علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی دہلوی تشریف لائے ہوئے ہین ہم لوگ آپکے تصنیفات گوناگون سے تو مستفیض ہو ہی چکے تھے اب خوش بیانی واثر پنہانی وتوجہ قلبی سے فیضیاب ہورہے ہین غیر مقلدین اور دیگر عقائد باطلہ والے توبہ کرکے وعظ سے اوٹھتے ہین کوئی وعظ ایسا نہین ہوتا جسمین آپ ندوے کی برائی نہ بیان کرتے ہون یہان کے لوگ ندوے کے بڑے ثنا خوان تھے اب ایسے متنفر ہوگئے

تحفہ حنفیہ جلد ۵ پرچہ ۲ ۴۷ صفر المظفر ۱۳۱۹

جیسے کسی خبیث سے کوئی متنفر ہوتا ہے۔ ایک مولوی ندوی بھی یہان آگیا ہے وہ کہتا ہے اگر مولوی احمد علی شاہ صاحب مخالف ندوہ ہین تو خود جاہل بددین ہین۔ چند لوگ اوسکے کہنے سے بہک گئے وہ کہتے ہین کہ اگر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی دربارہ مولوی احمد علی شاہ صاحب کے لکھدین تو ہم اونکی بات سنین گے اور اپنے خیالات سے توبہ کرینگے لہذا عرض خدمت ہے کہ مولوی احمد علی شاہ صاحب آپکے علم مین جیسے ہون تحریر فرمائیے یہ تحریر آپکی سرکشون کے لیے بہت مفید ہوگی۔

العبد محمد عثمان۔

۴ فقیر کو اس سے پہلے مولانا موصوف سے تعارف تفصیلی نہ تھا اور امر شہادت خصوصاً دربارہ عقاید اہم و اعظم لہذا جواب مین یہ خط ارسال کیا۔

نقل نامۂ فقیر بنام حافظ صاحب

بملاحظہ مکرمی حافظ صاحب کرم فرما حافظ محمد عثمان صاحب زید لطفہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لطفنامہ آیا ممنون یادآوری فرمایا جناب مولوی احمد علی شاہ صاحب نے غریب خانہ پر کرم فرمایا تھا وہ پہلی ملاقات تھی بعدہ جلسۂ عظیم آباد مین نیاز حاصل ہوا وہ اوس سے بھی مجمل تر تھا کہ سوائے سلام و مصافحہ کسی مکالمہ کی نوبت نہ آئی امر شہادت امر عظیم ہے مین معاذ اللہ کوئی سوء ظن نہین کرتا بلکہ یہ چاہتا ہون کہ مولانا موصوف کے جن فضایل کو اب اجمالاً و سماعاً جانتا ہون تفصیلاً و عیاناً

جان لوین مولانا کی حق پسندی سے امید ہے کہ فقیر کی اس عرض پر کمال خوش و مسرور ہونگے۔ آجکل غیر مقلدین یا ندوی ہی کا فتنہ ہندوستان مین ساری نہین بلکہ معاذاللہ صدہا آفتین ہین فقیر بیش امور حاضر کرتا ہے مولانا موصوف ان پر اپنی تصدیق کافی ووافی جس سے بکشادہ پیشانی تسلیم کامل روشن طور پر ثابت ہو تحریر فرما کر اپنی مہر سے مزین کر کے فقیر کے پاس روانہ فرما دین۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ از بریلی ۲۷ رمضان مبارک ۱۳۱۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امور عشرین تصدیق طلب از جناب مولانا مولوی شاہ احمد علی صاحب رامپوری

(۱) سید احمد علیگڈھی اور اوسکے متبعین نیچری سب کفار مرتدین ہین۔

(۲) رافضی کہ قرآن عظیم کو ناقص کہے یا مولی علی خواہ کسی غیر نبی کو انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم مین کسی سے افضل بتائے کافر مرتد ہے۔

(۳) رافضی تبرائی فقہا کے نزدیک کافر ہے اور اوسکے گمراہ بدعتی جہنمی ہونے پر اجماع ہے۔

(۴) جو مولی علی کو حضرات شیخین پر قرب الٰہی مین تفضیل دے گمراہ و مخالف اہل سنت ہے

(۵) جنگ جمل و صفین مین قطعاً حق بدست حق پرست امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم تھا مگر حضرات صحابۂ کرام مخالفین کے خطا خطائے اجتہادی تھے جسکی رو سے اونپر طعن سخت حرام حضرت ام المومنین و حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہم کی شان تو نہایت ارفع و اعلی ہے جو امیر معاویہ خواہ عمرو بن عاص یا مغیرہ بن شعبہ وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم کسی صحابی

کی شان مین کلمۂ طعن وتوہین کہے اونھین بُرا جانے فاسق مانے اونمین کسی سی بغض رکھے مطلقاً رافضی ہے۔

(۶) صدہا سال سے درجۂ اجتہاد مطلق تک کوئی واصل نہین بے وصول درجۂ اجتہاد تقلید فرض ہے غیر مقلدین گمراہ بددین ہین۔

(۷) اہل سنت صدہا سال سے چار گروہ حنفی شافعی مالکی حنبلی مین منحصر ہین اب جو اون سے خارج ہے بدعتی ناری ہے یہ چارون مذہب سراسر رشد وہدایت ہین جو ان مین سے جسکی پیروی کرے اور عمر بھر اوسیکا پیرو رہے کبھی کسی مسئلے مین خلاف نہ چلے ضرور صراط مستقیم پر ہے تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ہین۔

(۸) وہابیہ کا معلم اول ابن عبدالوہاب نجدی اور اونکا معلم ثانی اسمعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان دونون سخت گمراہ بددین تھے

(۹) تقویۃ الایمان وصراط المستقیم ورسالہ یکروزی وتنویر العینین تصانیف اسمعیل دہلوی صریح ضلالتون گمراہیون اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہین۔

(۱۰) مائۃ مسائل مولوی اسحاق دہلوی غلط ومردود مسائل ومخالفات اہل سنت ومخالفات جمہور سے پُر ہے

(۱۱) انبیا واولیا علیہم الصلاۃ والثنا سے استمداد واستعانت اور اونھین وقت حاجت توسل واستمداد کے لیے ندا کرنا یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر الجیلانی کہنا اور اونھین واسطۂ فیض الٰہی جاننا ضرور حق وجائز ہے

(۱۲) عالم مین انبیاء و اولیا کا تصرف حیات دینوی مین اور بعد وصال بھی بعطاء الٰہی جاری ہے۔
(۱۳) عام اموات احیا کو دیکھتے اونکا کلام سنتے سمجھتے ہین سماع موتی حق ہے پھر اولیا کی شان تو ارفع و اعلی ہے۔

(۱۴) اللہ عزوجل نے روز ازل سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کے ایک ایک ذرہ کا حال اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بتادیا حضور کا علم اون تمام غیبونکو محیط ہے۔

(۱۵) امکان کذب الٰہی ماننا جیسے اسمعیل دہلوی نے رسالۂ یکروزی اور اب گنگوہی صاحب نے براہین قاطعہ مین مانا صریح ضلالت ہے اللہ تعالی کا کذب قطعًا اجماعًا محال بالذات ہے مسئلۂ خلف وعید کو اونکے اس ناپاک خیال سے اصلا علاقہ نہین۔
(۱۶) شیطان کے علم کو معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم سے زائد و وسیع تر ماننا جیسا کہ براہین قاطعۂ گنگوہی مین ہے صریح ضلالت و توہین حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہے۔ ۵
(۱۷) مجالس میلاد مبارک اور اومین قیام تعظیمی جسطرح صدہا سال سے حرمین محترمین مین شائع و ذائع ہے ضرور مندوب و مستحب ہے۔
(۱۸) گیارھوین شریف کی نیاز اور اموات کی فاتحہ اور عرس اولیا کہ مزامیر وغیرہا منکرات سے خالی ہو سب جائز و مندوب ہے۔

(۱۹) شریعت و طریقت دو راہین متباین نہین بے اتباع شرع وصول الی اللہ ناممکن ہے کوئی کیسے ہی مرتبۂ عالیہ تک پہونچے جبتک عقل باقی ہے احکام آلٰہیہ اوسپر سے ساقط نہین ہوسکتے جھوٹے متصوف کہ مخالفت شرع مین اپنا کمال سمجھتے ہین سب گمراہ

دسخرگان شیطان ہین مثلہ وحدت وجود حق ہے اور حلول و اتحاد کہ آجکل کے بعض متصوفہ بکتے ہین صریح کفر ۔

(۲۰) ندوہ سرمایۂ ضلالات ومجموعۂ بدعات ہے گمراہون سے میل جول اتحاد وداد حرام ہے اور اونکی تعظیم موجب غضب الٰہی اور اونکی رد کا انسداد کرنا لعنت الٰہی کیطرف بلانا ادنھین مجلس دینی کا رکن بنانا دین کو ڈھانا ہے ندوی کے لکچرون اور رویدادون مین وہ باتین بھری ہین جنسے اللہ ورسول بیزار و بری ہین جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ تعالی سب بدمذہبون گمراہیون سے پناہ دے اور سنت حقہ خالصہ پر ثابت قدم رکھے آمین الحمد للہ اسکے جواب مین فوراً بلا توقف عقائد ومسائل مذکورہ کی تصدیق وتصحیح اور مقرکے نام شاہصاحب ممدوح کی تحریرین بحجج وارد ہوکر باعث مسرت اہل سنت وناکد عقد وداد ومحبت ہوئی

نقل عبارت تصدیقی شاہ صاحب ممدوح دام بالفتوح

امور عشرین مندرجہ بالا بہت درست اور ٹھیک ہین وحدت وجود حق ہے مگر اسمین بحث ومباحثہ نزدیک فقیر کے خوب نہین ہین یہ امور کشفیہ سے ہے اور متعلق بکیفیت ایسے امور کو کچھ اولیاء اللہ ہی رحمۃ اللہ علیہم خوب سمجھے ہوئے ہوتے ہین اور خوب سمجھا دیتے ہین ۔ چونکہ فقیر کے پاس مہر نہین ہے لہذا صرف دستخط ہی پر اکتفا کیا فقط

العبد احمد علی شاہ مرزاپوری سنی حنفی نقشبندی اویسی ۱۲ شوال روز چہارشنبہ سنہ ۱۳۱۸ھ

نقل نامہ شاہصاحب موصوف

از فقیر احمد علی شاہ بخدمت مولانا مولوی احمد رضا خانصاحب محدث دہلوی السلام علیکم چونکہ پٹنہ کے جلسے مین اتفاق سے علمائے اہل سنت کا مجمع ہو گیا تھا اور مقصود اوس سے ندوی کے مکائد کا باطل کرنا تھا اور ندوہ مجموعہ ہی نیچریہ شیعہ سنیعہ وہابیہ غیر مقلدین کا لہذا

انمین ایسے مفسدین بھی پیدا ہو گئے ہین کہ میرے سامنے آپکی بُرائی اور آپکے سامنے میری بُرائی اور اتہام کاذب لگاکر دلونمین فرق ڈالتے ہین آپ میرے بارہ مین کسیکی نہ سنیے جبتک مجھسے دریافت نہ کر لیجیے مین نے اپنے آپکو مکائد ندویہ و نیچریہ و وہابیہ و غیر مقلدین کے باطل کرنیکے لیے وقف کر دیا ہے یہ تمام فرق ضالہ میرے دشمن ہین کیا کیا بُرا مجھکو نہین کہتے اور کیا کیا نہین کہا ہین اسکی پروا کچھ نہین کرتا چونکہ آپ میرے ہم عقائد و ہم مذہب ہین خیال ہوا کہ آپکو بھی کہین مفسدین کسی پیرایہ سے مجھسے مخالف نہ کر دین مین چار برس سے مولوی رشید احمد گنگوہی سے واسطے قلع قمع مکائد ندوہ کے ملتا تھا جب مجھکو اونکے عقائد ضالہ کی کماحقہ واقفیت ہو گئی تو مین نے یہان سانبھر مین ایک وعظ مین کہدیا کہ جبتک دیوبندی اپنے عقائد باطلہ سے توبہ نہ کرین گے ہرگز جماعت اہلسنت قرار نہ دیئے جاوینگے مین امر و نہی مین کسیکی کچھ پروا نہین کرتا محبّی حافظ محمد عثمان نے امور عشرین کی تصدیق مجھسے چاہی جو آپنے اونکو لکھکر ارسال کیا تھا مین نے اوسپر بخندہ پیشانی تصدیق کر دی مین آپکی اس کارروائی سے بہت خوش ہوا کاشکے تمام اہلسنت کے علما سے اسکی تصدیق بذریعہ تحفہ حنفیہ کرائی جائے اور آپ بھی تصدیق کر دیتے تو عوام کو بہت فائدہ ہوتا فقط العبد [signature]

بحمد اللہ شاہ صاحب کی فضیلت تصوف و تذکیر اونکے بیان کی تاثیر جو عظمت قلوب مین پیدا کرتی ان تحریرات نے اوسکی تصحیح و تکمیل و توثیق و تجمیل کر دی

لہذا مین بطیب خاطر تصدیق کرتا ہون

کہ فقیر غفر المولی القدیر کے علم مین شاہ صاحب اس دار الفتن و المحن ہندوستان مین ان بندگان ہادین مہتدین سے ہین جنھین رحمت الٰہی نے سلف صالحین کے تبعیت اور خلف مفلحین کے امداد و منفعت کیلیے آمادہ کیا ہے ہندوستانکی بہت متسمین بعلم (جنکا مقصود علم سے نہ اللہ عز و جل تھا نہ دار آخرت بلکہ یہی نظم صدارت و انتظام شہرت) اونمین عقائد حقہ یقینیہ اہل سنت پر

شناسا بہت کم رہگیا ہے خصوصاً اسکے ساتھ تصوف کا بھی ادعا ہو جب تو اور بھی سونے میں سہاگا ہے بحمد اللہ شاہصاحب ممدوح بفضل حضرت واہب ذی علم صوفی صافی سنی حنفی قائم و مستقیم جادۂ سداد و رشد و رشاد ہین فیما اعلم و ربی اعلم۔ مسلمانونکو لازم کہ ایسے حضرات کو غنیمت جانین اور اونکی خدمت اپنی سعادت۔ اللہ عزوجل اس فقیر اور شاہصاحب موصوف اور تمام اہل سنت کو دین حق پر قیام و دوام مع العز و الاکرام کرامت فرمائے اور جملہ فتن و محن کی بلا اور اہل اہوا کی ہوا سے ہمیشہ بچائے آمین الہ الحق آمین بجاہ سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین آمین۔

مین شاہصاحب کی رای سے اتفاق کرتا ہون

آج کل بہت لوگ ادعاے سنت کرتے اور عوام بیچارے دھوکے مین پڑتے ہین بعض مصلحت وقت کیلیے زبان سے سب کچھ کہہ جاتے اور موقع پاکر پھر پلٹا کھاتے ہین اکثر جگہ امتحان کیلیے انشاء اللہ العزیز یہ امور عشرین بطور نمونہ کافی ہین جو بعونہ تعالی فراز سنیت پر سچا فائز ہے بے تکلف دستخط کر دیگا ورنہ پانی مرنا آپھی نشیب ضلالت کی خبر دیگا ومن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید والحمد للہ رب العلمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

۱۳۰۵ھ محمد احمد سلطان خان

محمد حامد رضا خان

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفی احمد رضا خان

نصیر الدین حسن خان

محمد رضا خان قادری
محمد عبد الرحمن عمر

واضح ہو کہ ان امور عشرین کی ایک ایک نقل سب اہل سنت اپنے یہان کر رکھین اور خود بھی یاد کرین اور اپنے اطفال و عیال کو یاد کرا دین کہ دین عقیدہ کرین فریب نہ دالو نہ بچین (خادم اہل سنت محمد عبد الوحید)

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

حضرات اہل سنت وجماعت حق تعالی آپ کو بھی تابعداری سنت کی مرحمت فرمائے
بدمذہبی اور بددینون کی صحبت سے بچائے - آپ صاحبونکو علمای کرام اہل سنت نے الکلام
خدا ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) صاف صاف پونہچائے تمام دینی نشیب
وفراز سمجھائے - صراط مستقیم دکھائی تعلیم سنت فرمائی - روز بروز نئے نئے فتنے جو پیدا ہوتے
ہین اونکی حقیقت بھی آپ کے سامنے کھول کر رکھدیتے ہین - ہرطرح سے آپ کی اُخروی بہبودی
چاہتے - وہابیت - نیچریت - ندویت رفض ولامذہبی کے دلدل سے بچاتے ہین لیکن آپ حضرات
غفلت کی چادرین تانے ہوئے کچھ ایسی گہری نیند سو رہے ہین کہ اپنے خیرخواہون کی پکارین
کسیطرح نہین سنتے - اتفاق سے اگر کسی وقت سُن بھی لین تو پھر ویسے ہی سو رہے - پیارے
بھائیو ذرا آنکھین کھول کر دیکھو تو لو کہ آفتاب کہان سے کہان پونہچا اسپر زردی چھاگئی - آسمان
کے مغربی کنارے پر جالگا کوئی دم مین ڈوبنا ہی چاہتا ہے پھر جاگے تو کیا فائدہ - روز
روشن کہ کام کرنے کا تھا وہ خواب غفلت مین کھویا - للہ اب بھی ہوشیار ہو جاوٗ
لباس مدہوشی اوتار کر پھینکدو دنیا مزرعۃ الآخرہ ہے - یہان محنت ومشقت گوارا
کرکے تخم ریزی کرلو - آب پاشی وغیرہ سے کھیتی درست رکھو کہ وہان پہونچکر اوسکو تیار
پاوٗ اوس سے نفع اوٹھاوٗ - آپ کو ابھی طرح سے معلوم نہین ہوتا کہ ابلیس کے ہزارون
پھندیت بھیس بدلے ہوئے آپ ہی کی صورتون مین اس سرزمین پر پھر رہے ہین
اور قال اللہ تعالی اور قال الرسول علیہ الصلاۃ والسلام کہکر استیصال سنت مین
نہایت سرگرمی سے آمادہ اہل سنت کے ایمانون کے ضائع کردینے مین پورا ملکہ اور
ہروقت کا مشغلہ - انھین بددینون کی شناخت حاصل کرکے اونکی شیطنت سے

محفوظ رہنے کے لیے امور عشرین جنکو حامی دین وملت - امام اہل سنت حضرت فاضل بریلوی مدظلہ العالی نے تحریر فرما کر مولوی شاہ احمد علی صاحب مرزاپوری کی خدمت مین ارسال فرمایا تھا اگرچہ کافی تھے لیکن اکثر امور شرح ہو جانے سے نور علی نور ہوگئے اللہ جل جلالہ شارح کو دنیا و آخرت مین کامیاب فرمائے اور جزاے خیر بخشے۔

حضرات اہل سنت کو چاہیے کہ ایک ایک نسخہ اس رسالے کا اپنے پاس رکھین خود ملاحظہ فرمائین اور اپنی اولاد کو بھی پڑھائین اور جب کسی کو مشکوک سمجھین فوراً اس کسوٹی پر کسین کھرے کھوٹے کا صاف اظہار ہو جائیگا سنی و بدمذہب کا حال آشکار ہو جائیگا۔ مکر و فریب اپنا پورا رنگ لائیگا فقط

خادم اہل سنت ابو المساکین محمد ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین مہتمم تحفۂ حنفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلے مین کہ ایک شخص دھان اسطرح فروخت کرتا ہے کہ اگر نقد روپیہ ہو تو بازار کے بھاو یعنی سولہ سیر کے اور قرض ہو تو دس سیر کے آیا اس قسم کی بیع جائز ہے یا نہین

الجواب اگر نفس عقد مین شرط لگائی کہ نقد لے تو اتنے کو اور نسیۃً لے تو اتنے کو تو فاسد ہے کہ بیع ہرگز ایسی جہالت ثمن کا تحمل نہین کر سکتی فی الخلاصۃ رجل باع شیئاً علی انہ بالنقد بکذا او بالنسیۃ بکذا لم یجز ہان اگر نفس عقد مین کوئی شرط نہ کی اور مشتری کو قرض لیتا دیکھکر دیا اور نقد قیمت سے زائد کو بیچ کیا تو اگرچہ بیع صحیح بلا کراہت ہوئی لیکن خلاف اولی ہو رد المحتار مین ذکر بیع عینہ مین زیر قول وھو مکروہ فتح سے نقل کیا ان لم یعد (ای العین الی البائع) کما اذا باعہ المدیون فی السوق فلا کراھۃ فیہ بل خلاف الاولی اھ مختصراً واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

کتبہ
محمد المعروف بحامد رضا
کان لہ اللہ تعالی بجاہ حبیبہ احمد المجتبی
علیہ التحیۃ والثنا

شرح امور عشرین
امتیاز عقائد سنیین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات دنیا کو رب العزۃ تبارک وتعالی نے عجب عرصہ گاہ ظہور بنایا ہو گلہاے رنگ برنگ کھلا کر اپنا کرشمۂ قدرت دکھایا ہو اگر نظر عبرت سے دیکھا جائے تو عجب سمان نگاہون کے سامنے نظر آئے کہین نور ہو کہین نار ہو کہین کفر کہین ایمان کہین شب تار کہین جلوۂ آفتاب درخشان ہر جگہ ایک نئی تجلی پردہ کشا کل یوم ہو فی شان ہر لحظہ وہر آن جلوہ نما اسی دنیا مین اچھے بھی بسر کرتے مین اسی مین برے بھی جیتے مرتے ہین وہ بھی ہین جو خدا کے ذوق محبت وشوق الفت مین ہر وقت ما سواے علاقہ توڑے ہوئے مستانہ جام توحید رہتے ہین انکے مقابل مین وہ بھی ہین جو خدا کو بھول کر بھی دنیا کی محبت کے مقابل مین کبھی یاد نکرین غافل ہی جیین غافل ہی مرین ہر شخص کے نئے عقیدے نئے خیالات دل مین بسے ہوئے ہین مگر پیارے مسلمانو جس خدا نے یہ عرصہ گاہ دنیا برپا کیا ہو اوسنے اپنے حبیب اکرم روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت صاف صاف پیغام دیا ہو کہ اگرچہ زندگی دنیا مین کچھ دنون کیلیے سب ابھی بظاہر مساوی نظر آتے ہین مگر لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ ہم ایک دن ایسا آنیوالا ہو کہ کھرے کھوٹے مین فرق واشگاف ہو جائیگا حق باطل کا معاملہ صاف ہو جائیگا

ان اللہ یفصل بینھم یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے صاف صاف لفظوں میں بتاکیدات مکررہ یہ بھی بتادیا کہ اصحاب جنت کون ہیں اور اصحاب نار
کون ۔ انسان اپنی روحانی زندگی کیلیے جو ہمیشہ ہمیشہ تک رہیگی کسطرح سے سامان صلاح
وفلاح مہیا کرسکتا ہے دیکھیے صاف صاف فرمایا گیا و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل
منہ ۔ اسلام کے سوا کوئی دین مقبول نہیں پیروی حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے بغیر
حیات ابدی یعنی وصل محبوب حقیقی تک امکان وصول نہیں بس مدار کار صرف اسلام واتباع
سنت رسول علیہ السلام پر ہے بس ۔ افسوس اس دور آخر میں فتنوں کی کثرت اور شیوع بدعت کے
سبب کفر و اسلام بدعت و سنت رسول علیہ السلام میں بھی فرق دشوار ہو رہا ہے بیسوں قومی
جو نصوص قطعیہ اسلامیہ و ضروریات دینیہ ایمانیہ و آیات صریحہ قرآنیہ و احادیث متواترہ
نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھل کھل کر انکار کرتے ہیں وہ بھی اہل اسلام بلکہ سنی ہونیکے مدعی ہوتے
ہیں اور عوام کالانعام انکی تصدیق انکی ظاہری صورت انکی خارجی حالت دیکھکر کرنے
لگے ہیں ۔ بیسوں دہریے جو خدا کو نہیں مانتے رسول کو صرف ایک فلسفی عقلمند جانتے لمبی
لمبی داڑھیاں دکھا کر عبا قبا میں اپنی دہریت کو چھپا کر قرآن کی آیتیں سنا کر بیچارے عوام
کو دام تزویر میں پھانس لیتے ہیں بلکہ حامی اسلام و ناصر قوم کہلاتے ہیں ؂

بدبخت سوی کعبہ پھر مانگنا دعا کا	دل میں تو کفر تیرے چھپے غضب خدا کا

یوں ہی ہر باطل فرقہ ہر گمراہ جرگہ اپنے کو سنی کہنے کو مستعد اور تیار ۔ امام ملت بننے کا
دعویدار لیکن خوب واضح رہے کہ جب تک دورہ روز و شب دائر و سائر ہے نور و ظلمت کا
امتیاز اس عشرتگاہ دنیا سے نہ اوٹھیگا الحق یعلو ولا یعلی باطل پر کتنا ہی ملمع کرکے حق بنالیا
جائے اور مکر سے کتنا ہی فریب چھپایا جائے ظاہر ہی ہو کر رہیگا ؂

چھپتی نہین ہے بات بناوٹ کی بال بھر || آخر کو کھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی

حضرات احادیث صحیحہ مین صنعت کی بہت تعریف آئی اور بدعت کی سخت مذمت سنا
زماتے ہین خیر الہدی ھدی محمد صلے اللہ علیہ وسلم وشر الامور
محدثاتھا اہل بدعت کے حق مین وارد دجالون کذابون ایاکم وایاھم لا یضلونکم
دوسری جگہ ارشاد من جاھدھم بیدہ فھو مومن ومن جاھدھم بلسانہ
فھو مومن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مومن ولیس وراء ذالک من الایمان حبۃ
پھر جن دو چیزون مین آسمان زمین کا فرق ہو جنپر جنت دوزخ کا مدار رکھا گیا ہو کیونکر ممکن تھا
کہ امین کوئی معتد بہ فرق واضح جسکو ہر شخص تھوڑی سمجھ والا بھی نہ پہچان لے نہ رکھا جاتا
سچ تو یہ ہے کہ سنت وبدعت کا فرق وامتیاز ایک سرسری نظر مین ہر شخص بشرطیکہ
انصاف کا سرمہ اپنی چشم بصیرت مین لگائے ہو بخوبی کر سکتا ہے صاف صاف ارشاد ہوتا
ہے البدعۃ رای لیس لہ من الکتاب او السنۃ - سند ظاھر او خفی
ملفوظ او مستنبط خود حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرقہ ناجیہ متبعین سنت
کا نشان واضح بتا رہے ہین کہ ھم ما انا علیہ واصحابی یعنی اجمالی فرق سنی و
مبتدع مین یہ ہے کہ جو فرقہ طریقہ سنیہ اصحاب کرام واجماع ائمہ اہل سنت عظام کے مخالف
ہو وہ مبتدع ہے اور ان مواعید مذکورہ کا مورد مذہب اہل سنت چونکہ مجموعہ عقائد
کثیرہ کا نام ہے اور ان عقائد مین سے جو ایک کا بھی منکر ہوگا وہ اگرچہ باقی سب کا
معتقد ہو مبتدع اور ضال ٹھہریگا اس سبب سے تفصیلی بیان بدعات دشوار ہے
لیکن پھر بھی حسب ضرورت زمانہ علمای کرام وقتاً فوقتاً تفہیم عوام وتوضیح مرام کیلیے
علامات مفصلہ جزئیہ بتا رہے ہین بالفعل بیس امور جو اس زمانے کے حالات وخیالات کے

اعتبار سے نشان سنیت ٹھہر سکتے ہیں اور اونکو حضرت بابرکت عظیم المرتبت
حامی سنت ماحی بدعت فاضل اجل واکمل حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب
دامت برکاتہم نے شائع فرمایا ہے تفصیل مختصر پیشکش ناظرین ہیں۔

(۱) سید احمد خان علیگڈھی اور اوسکے متبعین نیچری سب کفار مرتدین ہیں۔ واضح
ہو کہ ضروریات دین میں سے ایک کا بھی انکار باجماع تمام امت مرحومہ حضرت سید الانام
اسلاف واخلاف بلا استثنا احدے از علمائے کرام کفر یقینی دہری ہے نیچریہ نے خاصکر
سید احمد خان علیگڈھی نے پرچہ تہذیب الاخلاق مطبوعہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
صفحہ ۴۱ سے ۴۳ تک میں لکھا الاسلام ھو الفطرۃ والفطرۃ ھی الاسلام یعنی اسلام
جو ہے وہ فطرت ہے اور فطرت جو ہے وہ اسلام ہے اور فطرت اسلام کا دوسرا نام ہے۔ لامذہبی بھی
درحقیقت اسلام ہے کیونکہ لامذہب بھی کوئی مذہب رکھتا ہے اور وہی اسلام ہے الخ اور
وہی ہیں فطرت و نیچر ہے جو آدمی نہ کسی نبی کو مانتا ہو اور نہ کسی اوتار کو اور نہ کسی کتاب الہامی
کو اور نہ کسی حکم کو جو مذہب میں فرض اور واجب سے تعبیر کیے گئے ہیں بلکہ صرف خدائے
واحد پر بھی یقین رکھتا ہو وہ آدمی کسی مذہب میں نہیں ہے مگر مسلمان ہے اور جو لوگ خدا کے
بھی قائل نہیں ہیں وہ بھی مسلمان ہیں الی آخر الخرافات۔ اس عبارت مرقومہ اور اس
فرقہ مخذولہ نے تمام ملت اسلامیہ کو پلٹ دیا اور جنت دوزخ ثواب عذاب کا خاتمہ کیا
نہ جبرئیل علیہ السلام کا وجود رہا اور نہ کسی فرشتے کا نہ جن کا نہ شیطان کا معراج سے صاف
انکار حشر اجساد سے دل بیزار جنت نار کے ذکر سے تکرار معجزات انبیا کرامات اولیا شعبدے
سمجھے۔ احکام احادیث صحیحہ بلکہ نصوص آیات قرآنیہ کو اپنے عقول کے سامنے قابل ترمیم
وتنسیخ سمجھا شریعت محمدیہ علی صاحبہا السلام والتحیہ صرف ایک دنیوی قانون وہ بھی قابل ترمیم

فرض کیا گیا انعوذ باللہ من ذلک پس یہ فرقہ گو دعوی اسلام کرے اور کلمہ پڑھے نمازین ادا کرے اور جو اوسکا متبع ہو اوسکو حق سمجھے وہ یقیناً اجماعاً کافر مرتد اور خارج از امت مرحومہ حضرت حبیب اکرم وامجد ہے انکے علاوہ انکے بہت کچھ عقائد کفریہ ہین جو انکے اسفار مین مصرح ہین اور قابل تاویل بھی نہین ہین۔

(۲) رافضی کہ قرآن عظیم کو ناقص کہے یا مولی علی رضی اللہ عنہ یا اور کسی غیر نبی کو انبیا مین سے کسی سے افضل بتائے وہ کافر ہے قرآن عظیم کی حفاظت کا خود اوسکا اوتارنے والا رب العزۃ حافظ ہے اوسکا وعدۂ قطعیہ حتمیہ ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ تمام علمای سلف وخلف کا اجماع قطعی ہے کہ جو شخص اس موجودہ قرآن شریف مین ایک آیت ایک کلمہ ایک حرف کی بھی کمی بیشی بتائے اور اوسکو اتنا بھی محرف جانے وہ لامحالہ خارج از اسلام ہے اکثر رافضی اس زمانے کے نقصان کے قرآن مین قائل ہین اور بولتے ہین کہ قرآن اصلی چالیس پارے کا امام مہدی کے پاس غار مین ہے جب قریب قیامت ظاہر ہونگے خلق کو دیکھنا نصیب ہوگا از کتاب ہدیۂ مہدویہ صفحہ ۱۱۱ وہ اگرچہ کلمہ پڑھین نمازین ادا کرین ہرگز داخل امت نبی علیہ السلام اور شامل زمرۂ اہل اسلام نہین ہو سکتے وہ اور یہود و نصاری ایک حکم مین ہین یونہین جو فرقہ ان روافض مین سے یا اور فرقون مین سے غیر نبی کو کسی نبی سے قرب الٰہی مین افضل کہے وہ بھی زمرۂ کفار مین شامل ہے کہ انکار امر ضروری دین ونص صریح قطعی قرآنی ہے بہت رفضہ ائمۂ اہل بیت اور خاص حضرت امیر رضی اللہ عنہم کو بہت سے انبیا سے اللہ کے نزدیک قرب اور درجے مین افضل سمجھتے ہین وہ قرآن کے انکار کے سبب امت رسول کریم علیہ التسلیم سے خارج اور قطعاً کافر اور مرتد ہین۔

(۴۳) رافضی تبرائی فقہا کے نزدیک کافر ہے اور اوسکے جہنمی بدعتی ہونے پر اجماع ہے رفض تبرائیہ بعاقبت فراموش کو عامۂ فقہا کافر فرماتے ہین متکلمین کافر کہنے مین احتیاط کرتے ہین محققین فرماتے ہین کہ احتیاط یہ ہے کہ اونکے ساتھ معاملہ کفار کا کیا جائے اور اونکو قطعی کافر نہ سمجھا جائے مگر اونکے بدعتی جہنمی ضال مضل ہونے مین کسیکو سلف سے خلف تک مجال کلام نہیں

(۴۴) جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین پر قرب الٰہی مین تفضیل دے وہ گمراہ ہے مخالف سنت ہے۔ بہت محققین نے تفضیل شیخین پر اجماع امت نقل کیا ہے خود حضرت امیر نے بر سر منبر باعلان کہا کہ خیر الامۃ بعد نبیہا ابوبکر اور وا انکشاف فرمایا عذاب الٰہی سے گمراہونکو ڈرایا صواعق محرقہ جلد ۱ اس سے کوئی منکر نہیں ہو سکتا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ مین بہت مناقب مخصوصہ ایسے تھے جو سوا اونکے کسی مین خود حضرات شیخین مین بھی نہیں پائے جاتے تھے مثلاً زوج بتول رضی اللہ عنہا مبدء ذریت و نسل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو الائمۃ الطاہرین فاتح خیبر اسد حیدر مرجع ولایت الیٰ یوم الدین وغیرہ وغیرہ بہت فضائل خصوصیات انہین ایسے تھے جو کسی مین نہ تھے لیکن اکرمیت عند اللہ اور افضلیت مبحوث عنہا سے یہ خصوصیات علاقہ نہیں رکھتے اس بات پر جماہیر متکلمین فقہا مفسرین محدثین اصولیین صوفیہ صافیہ و اولیای کاملین متقدمین متاخرین اطباق و اتفاق کر رہے ہین کہ رب العزۃ کے نزدیک شیخین افضل درجۃً و قرباً ہین اور اکثر ثواباً و جزاءً او ان انکرہ احد ممن فیہ رائحۃ الرفض او شائبۃ التشیع فہو خارق لاجماعہم مارق عن اتباعہم کتب فقہ مین تواتراً اسلافاً خلفاً یہ مسئلہ مصرح ہے من علامات السنۃ تفضیل الشیخین وحب الختنین والمسح علی الخفین ابوبکر و عمر را رضی اللہ عنہما فاضل داشتن و با عثمان و علی رضی اللہ عنہما محبت داشتن و جواز مسح موزہ

اعتقاد کرو منقول از کتاب تکمیل الایمان اسکا خلاصہ یہ تفضیل شیخین علیٰ علی ثابت ہو
صوفیہ صافیہ مشائخ و اولیای امت ہیں اکابر صوفیای قادریہ چشتیہ نقشبندیہ
وسہروردیہ بلکہ کل خانوادہ ہای امت کے سلسلہ و صوفیا و مشائخ و اولیا باوجودیکہ سب
سب اس آدم الاولیا ابوالحسن جامع مظہر شان ولایت الی یوم القیامۃ۔ ابوالتراب مظہر
العجائب والغرائب مصداق من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور انا مدینۃ العلم
وعلی بابہا کے بہرہ نعمت فقر کے ہیں منبع فیض ولایت کے سلسلے کے ہیں مبدء سب
انکے مقتدی ہیں سب کہ حقیقت وصول ولایت تک بغیر انکے وسیلے کے وصول محال
ہے ابوالتراب کل اولیا کا اول [illegible] بھی مسئلہ افضلیت شیخین ہیں آجتک کسی نے
دم نہیں مارا [illegible] تسلیم ہی کیا ہے اور حضرت علی مانیں تو پھر کسی اور کی کیا مجال
ہاں روافض تقیہ کا افترا او جو مانیں خیال ہے یہان گستاخ منافق تھے انپر غضب ذوالجلال

(۵) جنگ جمل و صفین آپ ہی حق بدست امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم
تھا مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کی خطا خطای اجتہادی تھی جسکی وجہ سے اونپر
لعن وطعن حرام ہے کسی شخص کی نسبت یہ خیال کرنا کہ اوسنے یہ فلان کام عمداً کیا اور قصداً مخالف
خدا اور رسول بنا بغیر کسی قوی دلیل ظاہر کے ناجائز اور داخل سوء الظن جسکی نسبت
قرآن و حدیث میں ممانعت وارد ان بعض الظن اثم اور حدیث ایاکم وسوء الظن
الی غیر ذلک من الاحادیث المتکاثرۃ المتواترۃ پھر اون صحابہ کرام کی طرف
محض خیال و وہم ناپاک نسبت کرنا کہ انھون نے عمداً دیدہ و دانستہ خلاف
حق اختیار کیا اور اس بنا پر اونکی طرف نسبت فسق یا اور کوئی لعن طعن کرنا غضب
الٰہی کا مورد بننا ہی اور دائرہ اہل سنت سے خارج ہوجاتا ہی اونکی صحبت تو

حضور سید العالمین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے یقینی ہو کسیطرح محل کلام ہی نہین
ہوسکتی اور وہ مقتضی اونکی تعظیم واحترام کی ہوئی پھر اوسکے مقابل ہین جبتک اوسی
پایہ کا یقین نہو صرف کسی احتمال سے یا روایات آحاد مظنونہ سے وہ یقین کیونکر زائل
ہوسکتا ہے۔ پیارے مسلمانو یہ بلا عوام اہل سنت مین بوجہ قرابت ومودت و
مجالست اہل تشیع پھیلی ہے جھوٹی بے اعتبار بے سند تاریخین جنمین بے سند رطب ویابس
سب کچھ مخلوط ہے وہ اور اونکی مؤید بنگئی ہین اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین - جماہیر محققین
اہل سنت نے اتفاقی طور پر صاف تصریح کردی کہ مخالفین حضرت امیر کرم اللہ وجہہ
خاطی فی الاجتہاد تھے عمداً دیدہ ودانستہ ناحق کو ناحق سمجھکر اوسپر مصر نہ تھے اور خطائی
الاجتہاد پر ہرگز عذاب نہین نہ وہ مدفسق مین داخل صاف وارد ہے رفع عن امتی الخطاء
والنسیان لیجیے خود حضرت مولیٰ سے اونکی نسبت لعن وطعن یا نسبت تفسیق کرنا کسی
سند صحیح سے ثابت نہوا صرف اتنا فرمایا اخواننا بغوا علینا پھر اونکی نسبت کوئی کلمہ
اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بیشک رفض ہے اور خروج از دائرہ اہل سنت جو کسی صحابی کی شان
مین کلمہ طعن وتوہین کہے وہ ضرور فاسق ہوجائے ماننے اونمین سے کسی سے بغض رکھے مطلقاً رافضی ہے بیشک
احادیث صحیحہ متواترۃ المعنی جنمین احترام عام اصحاب کرام کا حکم بتاکید تمام ہے اونمین کسیکی تخصیص
نہین اللہ اللہ فی اصحابی من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ - ان اللہ اختار لی اصحابا
فجعلھم اصحابی وانصاری واصھاری وسیجیٔ من بعدھم قوم ینقصونھم ویسبونھم
فان ادرکتموھم فلا تناکحوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم
محققین اہل سنت صاف صاف تصریح کررہے ہین اما من سب
احدا من الصحابۃ فھو فاسق ومبتدع بالاجماع -

باقی آئندہ

(۶) صدہا سال سے درجۂ اجتہاد مطلق تک کوئی واصل نہیں ہے وصول درجۂ اجتہاد و تقلید فرض
ہے غیر مقلدین گمراہ بددین ہیں۔ اجتہاد مطلق کے شرائط اجتماع علوم کثیرہ مجمع علیہ امت مرحومہ سے
قرون سابقہ میں بڑے بڑے اکابر متبحرین محققین محدثین فقہا مفسرین متکلمین گذرے لیکن دعوی
اجتہاد زبان تک نہ لائے۔ محدثین اصحاب سنن و مسانید خود مؤلفین صحاح ستہ کوئی مجتہد مطلق نہ کہلاتے
تھا میں اصحاب و تلامذۂ ائمہ نے بھی دعوی اجتہاد مطلق کا نہ کیا دور متوسط میں فخر رازی امام غزالی
نووی عسقلانی وغیرہ وغیرہ ہر گروہ کے لوگ پیدا ہوئے اور بڑے بڑے مراتب علمیہ سے فائز
ہوئے مگر دعوی اجتہاد مطلق کا کسیکو زیبا نہوا۔ آجکل تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ ایسے جاہل کندۂ ناتراش
جنکو سیدھی سادھی عربی عبارت کے صحیح ترجمے کی بھی تمیز نہیں وہ دعوی اجتہاد دین
اینٹھتے پھرتے ہیں بالکل جو ہے وہی مثل کہ اوسکو ایک چھلکا پیاز کا ملا اوسنے اپنے کو پنساری سمجھا۔
کہاں ہیں مدعیان اجتہاد۔ تارکان تقلید ائمہ امجاد آئیں اور اپنی لیاقت دکھائیں سچ تو یہ ہے کہ اونسے
اگر ایک بھی مسئلہ پوچھا جائے کہ اوسکو اصول کے مطابق اپنی رائے سے نکالدو سوای بے تکی باتیں
ہانکنے کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ غضب خدا کا کہ اون اکابر ائمہ مجتہدین کے منہ آتے ہیں
جنپر آج شریعت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ ناز کر رہی ہے جنکی جلالت و عظمت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں
بج رہا ہے جنکی حقانیت و علوم حجت و قوت اجتہاد پر اجماع امت قرناً بعد قرنٍ و عصراً بعد عصرٍ
منعقد ہوتا چلا آیا ہے جنکے ہر عصر کے کروڑوں مقلدین میں سے ایک ایک ایسا چشمۂ فیض ہوتا ہے
کہ جسکے ہزاروں تلامذہ ہوتے ہیں غیر مقلدین میں کا گرو گھنٹال اوسکے ادنی شاگرد کا بھی مقابلہ
ہرگز نہیں کر سکتا۔ ایسے برگزیدہ لوگونکی مبارک خدمتوں میں قسم قسم کی بے ادبیونسے پیش آنا۔ اون پہ
طعن و تشنیع کرنا سوائے عاقبت بگاڑنے کے اور کیا ہے۔ یہ فرقۂ ضالہ کیونکر اہل سنت و جماعت سے ہو سکتا ہے

(۷) اہل سنت صدہا سال سے چار گروہ میں منحصر ہیں جو اونسے خارج ہے بدعتی ناری ہے۔ اھ۔

[illegible] وهذه الطائفة الناجية اى اهل السنة قد اجتمعت اليوم فى مذاهب اربعة من كان خارجا عن هذه الاربعة فى هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار ۔

(۸) اوہابیہ کا معلم اول ابن عبد الوہاب نجدی اور معلم ثانی اسمعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان دونوں سخت گمراہ بددین تھے افسوس اون کے معتقدین اون کو شوون پر جو ایسے بے ادب گستاخ تھے جنسے ایک عالم تباہ و برباد ہو رہا ہے اپنا امام سمجھیں اور باوجود فہمی نصیحت اور خالص ہدایت کے پھر بھی نہ مانیں [illegible] اوسکے خاص روحی مستفید تلمیذ رشید اسمعیل دہلوی کی کرتوتیں [illegible] مشرق سے لیکر مغرب تک کے عالموں نے باتفاق [illegible] آل عبد الوہاب کا کل مسلمین امت مرحومہ کو کافر [illegible] مشرک بدعتی [illegible] اموال [illegible] کو مباح بتانا سکان حرم الٰہی ودربار حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پھر قہر الٰہی سے مخذول و مغلوب ہو گیا ایسے ہی [illegible] ابن عبد الوہاب کے عقائد فاسدہ اور خیالات [illegible] سے میاں اسمعیل دہلوی کا ہندوستان میں پھیلانا اوسی زمانہ کے علمائے متبحرین محققین [illegible] کا بیک زبان اوسکو گمراہ وبددین ٹھہرانا اسکے [illegible] حضرت شاہ عبد العزیز صاحب اوس سے علیحدہ ہو گئے اور حق واضح بغیر رعایت خاندانی کہ گئے کہ وہ گمراہ ہوا [illegible] ضلالت میں اکیلا ہی گرفتار [illegible]

(۹) تقویۃ الایمان وصراط المستقیم ورسالہ یکروزی وتنویر العینین تصانیف اسمعیل دہلوی صریح ضلالتون گمراہیون اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہیں سخت افسوس ہے کہ ایک گمراہ شخص کی محبت میں خواہ اسمعیل ہون خواہ مولوی اسحق خواہ اور کوئی احکام الٰہیہ کا خیال نہ کیا جائے

خداے جل جلالہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے میان اسمٰعیل کی حمایت
مین کوئی چیز نہ ٹھہرے صاف صاف کلمات کفریہ و گستاخی و اہانت انبیا و تکفیر امت
مرحومہ وغیرہ وغیرہ اونکی کتابون مین دیکھے جائین مگر سب جائز سمجھے جائین حیف صد
حیف یہ کیسا ایمان اور کیسا اتباع حدیث و قرآن ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے خیالات والے
حضرات اپنے میان اسمٰعیل کو اللہ و رسول سے بھی بڑھکر سمجھتے ہین کہ اونکے ایسے ایسے شنیع
اقوال دیکھتے ہین پھر بھی اونکے طرفدار بنتے ہین کیا اسی کا نام حمایت دین محمدی و نصرت شرع
متین ہے جو انھون نے کی لا واللہ معاذ اللہ پیارے مسلمانو دیکھو تو مین قول
مشتے نمونہ از خروارے پیش کیے جاتے ہین اب تم خداے تعالی جل جلالہ اور رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ادب کو ملحوظ رکھکر اور اپنے اپنے دلون مین ہنگامہ قیامت کے ہول کو پیش نظر
کر کے اپنے اون میان صاحب کو جو چاہو سمجھو تم جانو اور تمھارا ایمان ایک دن جلیل و
جبار کی حضور مین جانا ہے واللہ الہادی الموفق تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵ مطبوعہ مجتبائی ارے یہ
تو مربات بفقیری کے فاسد عین حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت یہ بیتکی بانک لگائی یعنی مین بھی
ایکدن مر کے مٹی مین ملنے والا ہون ہے کوئی جو اپنے میان اسمٰعیل کی حمایت کرے یا صرف زبانی ہی حمایت کا دعوی
تھا اللہ خداے ڈرو ایسے کی اہانت تک اسکا تم دے سکتے ہو کب تک اونکی حمایت کر سکتے ہو
دیکھو صرف اپنی خواہش نفسانی کے خیال سے اپنا ایمان اور حیا اور انصاف کا ساتھ چھوڑو اور ادب و
تعظیم اللہ و رسول سے منھ موڑو واللہ دیکھو کیسا کھلا ہوا افترا علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیا نہین
سنا من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار کیا نہین جانا ان اللہ حرم
علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء صفحہ ۱۱ مطبوعہ مجتبائی پر لکھا ہے جو کوئی کسی
انبیا اولیا کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کیوقت اونکو پکارے ان باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے

اسکے چھپکر صفحہ ۲۰ مطبوعہ مجتبائی مین اسکا ثبوت یون دیا جاتا ہے کہ مضمون انصاف ...
ایسے بیکار لوگوں کو ثابت کیجیے یا افسوس انبیای کرام کو ناکارہ لوگوں سے تعبیر کیا جاتا ہے جو ...
اور مقتدا اور ہادی اور پیشوا سمجھا جائے اعوذ باللہ تعالی اللھم اھد قلوبنا الی ...
کے شرک کا ثبوت صفحہ ۱۰ مطبوعہ مجتبائی پر یون یا ہو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو ...
کا علاقہ اوس سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ سے کبھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا ...
پیارے مسلمانو للہ خدا کو مانکر ایمان سے کہو کہ انبیا کی شان عظیم و جلیل مین ایسے ذلیل ناپاک
ذلیل لفظ کسی مسلمان کی زبان سے نکل سکتے ہین کیا ایمان والا آدمی ایسے ایسے کلمات ...
تشبیہ ہی سہی تلفظ کر سکتا ہے ... عقل کے اندھون پر جو ایسے ایسے صاف صاف الفاظ
کلمات شنیعہ دیکھتے ہین پھر بھی اوسکا بہت احترام کرتے ہین جب اللہ تعالی اونکو ہدایت کرے
اور دلون مین نور ایمان کی روشنی ہو جائے پھر نظر آئے کہ کسکی حمایت کر رہے ہین کسکا ساتھ دینے
کو مستعد ہین اللھم احفظنا وارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ حبیبک امین
صراط مستقیم صفحہ ۹۵ صرف ہمت بسوے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم باشند چندین مرتبہ بدتر از استغراق گاؤ خر ہست
پیارے مسلمانو اب سمجھے کہ اس وہابیہ کے امام ضال و مضل نے اپنے معتقدین و شاگردان رشید
کو کیا تلقین کیا دیکھو صاف کہ رہا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نماز مین خیال
لیجانا بیل یا گدھے کے تصور مین ڈوب جانے سے بھی بدرجہا بدتر ہے معاذ اللہ سب بالکل سمجھو اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہائے افسوس
یہ کیسا غضب ہے یہ کیسا اندھیر ہے کیسی قیامت ہے کہ اسلام کا دعوی کرنیوالا بلکہ ہادی و امام
ملت بننے والا اپنی ناپاک زبان سے اونکی نسبت جنکو اپنا پیغمبر اوسی زبان سے کہ رہا ہے ایسا کلمہ

گستاخی واہانت کا نکلے اگر کسی مرتد مجوسی مشرک یہودی کو بھی کہتے ہوئے عار آئے تف اس ایمان سراسر خسران پر قل بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین کیا رب العزۃ کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گستاخی واہانت پسند آئی ہوگی ہرگز نہین بیشک یہ ایذاے خدا ورسول ہے مگر کیسا غضب ہے کہ اب بھی حضرات وہابیہ کا جو متبعین سنت بنتے ہین وہ امام مقبول ہے الٰہی تو ہدایت دے۔ تو ایمان عطا کر سب کے دلونکو نور ایمان سے معمور کر آمین۔ تمام محققین فرماتے ہین احضر فی قلبک النبی وشخصہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی اور یہ بددین اسطرح کی گستاخی وبے ادبی کرین۔ اظہار الحق صفحہ ۳۶۵ و ۳۶۶ پر ہے تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلاجہت ومحاذات الی قولہ از بدعات حقیقیہ است معاذ اللہ کیا یہی اسلام وسنیت ہے۔ پیارے مسلمانو خوب سمجھ جاؤ کہ جو ان کتابوں کو اور اونکے مصنفین کو اچھا سمجھے اور باوجود علم کے اونکو حق مانے وہ ہرگز سنی نہین اوسکے تو ایمان مین شک ہے اللہ تعالیٰ تمکو ہدایت بخشے ہمکو تعصب ونفسانیت نہین ہم سچے دل سے وہابیہ متبعین امام نجدی ودہلوی کو بھی خالصاً للہ دعا دیتے ہین کہ رب العزۃ انکو بھی ایمانی نگاہ عطا کرے اور ورطۂ ضلالت سے چھڑا کر راہ ہدایت پر چلائے آمین

(۱۰) مائۃ مسائل مولوی اسحاق دہلوی غلط ومردود مسائل ومخالفات اہل سنت ومخالفات جمہور سے پر ہے اور نیز رسالہ مسائل اربعین مولوی مذکور کا خلاف اہل سنت وجماعت ہے جسکا رد موسوم بہ تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ مسائل اربعین مطبع انوار احمدی الہ آباد مین طبع ہوا ہے من شاء التفصیل فلیرجع الیہا اور مستقل رسائل بھی خاص اس بارے مین تصنیف ہو چکے اور تمام ہندوستان مین شائع ہین۔

(۱۱) انبیاء و اولیا علیہم الصلوات والثنا سے استمداد و استعانت اور انھین وقت حاجت توسل و استمداد کے لیے ندا کرنا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی رضی اللہ عنہ یا شیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہنا اور انھین واسطہ فیض الٰہی جاننا ضرور حق و جائز ہے۔ ہان یہ ظاہر ہے کہ ماسوی اللہ کو متصرف و قادر مستقل اور فاعل بالذات سمجھنا شرک صریح ہے اور واسطہ فیض و وسیلہ سمجھکر اولیا و انبیا سے استمداد و عون طلب کرنا کیونکر شرک ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ حضرات وہابیہ اونکے فیض جاری سے محروم ہین۔

(۱۲) عالم مین انبیا و اولیا کا تصرف حیات دنیوی مین اور بعد وصال بھی بعطائے الٰہی جاری ہے اور قیامت تک اونکا دریائے فیض موج زن رہیگا۔

(۱۳) عام اموات احیا کو دیکھتے اونکا کلام سنتے سمجھتے ہین سماع موتی حق ہے پھر اولیا کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے

(۱۴) اللہ عزوجل نے روز ازل سے قیامت تک کے تمام ماکان و مایکون کے ایک ایک ذرہ کا حال اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بتا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اون تمام غیبون کو محیط ہے احادیث صحیحہ صریح مشہورہ جو قریب حد تواتر کو پہونچے ہوئے ہین ثابت کر رہی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان و مایکون کا علم عطا کیا گیا صرف وساوس نفسانی کی بنا پر انکار کرنا کھلی حماقت و جہالت ہے اسکا انکار وہابیت کی نشانی اور اسکا اعتقاد سنیت کی علامت ہے۔ صاحب قصیدہ بردہ کیا خوب فرماتے ہین ؎

فان من جودك الدنيا وضرتها	ومن علومك علم اللوح والقلم
شمہ از جود تو دنیا بود یا آخرت	ذرہ علومت در دو عالم علم لوح ست و قلم

اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پرندونکے پر کی حرکت تک سے ہما سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین اس بات مین شک نہین کہ اللہ تعالیٰ نے

آپ کو اس سے بھی زیادہ علم عطا کیا ہے اور پانچ چیزین جو قرآن شریف مین آئی ہین آخرین پروردگار عالم نے اون سب کا علم بھی عطا فرمادیا تفصیل اسکی شفا و مواہب لدنیہ و مدارج النبوۃ مین مع جواہر۔

(۱۵) امکان کذب الٰہی ماننا جیسے اسمٰعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی اور اب گنگوہی صاحب نے براہین قاطعہ مین ماننا صریح ضلالت ہے اللہ تعالیٰ کا کذب قطعاً اجماعاً محال بالذات ہے مسئلۂ خلف وعید کو اونکے اس ناپاک خیال سے اصلا علاقہ نہین۔ کذب باجماع امت بلکہ باجماع عقلا عیب و نقص ہے جس مین کسیکو مجال کلام نہین اور ذات واجب الوجود مستجمع صفات کمالیہ پر تمام عیوب و نقائص محال بالذات ہین سلف سے لیکر خلف تک متقدمین سے متاخرین تک کسی زمانے کسی وقت مین کوئی سنی عالم خواہ محدثین سے ہو خواہ فقہا خواہ متکلمین وغیرہ سے امکان کذب الٰہی کا قائل نہوا یہ اعتقاد صریح گمراہی اجماع قطعی کی مخالفت ہے یہ قول اسماعیل دہلوی کہ صفت کمال ہمتیست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کذب دارد بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت تنزہ از شوب کذب و تکلم بکلام کذب نماید ہمان شخص ممدوح بگردد لکھا ہوا مجموعہ اباطیل شنیعہ ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ جن چیزون کی خدا سے نفی کیجاتی ہے اور خدا کو اون سے منزہ بنا کر مدح کیجاتی ہے وہ سب ممکن ہین اور اوسکے لیے ہو سکتے ہین ورنہ مدح نہوتی۔ اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ سونا۔ بھولنا۔ جورو۔ بیٹا بنانا۔ مرنا۔ کسیکو اپنا شریک بنالینا وغیرہ وغیرہ سب باتین ممکن ہین مگر وہ اونکو کرتا نہین ورنہ مدح نہوتی نعوذ باللہ تعالیٰ مسئلۂ خلف وعید کو ہرگز عقیدۂ خبیثہ امکان کذب سے کوئی سرمو علاقہ نہین اوس سے اونکا سند پکڑنا محض فریب دہی عوام ہے۔ وہی علما جن سے مسئلۂ خلف وعید منقول ہے اجماع امتناع کذب پر بتاتے ہین والتفصیل فی الرسائل

(١٦) شیطان کے علم کو معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم
کے علم سے زائد و وسیع تر ماننا جیسا کہ براہین قاطعہ گنگوہی میں ہے صریح ضلالت
و توہین حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہے۔

(١٧) مجلس میلاد مبارک اور اس میں قیام تعظیمی جس طرح صدہا سال سے حرمین
محترمین میں شائع و ذائع ہے ضرور مندوب و مستحب ہے والتفصیل فی
رسالۃ اذاقۃ الآثام مع اقامۃ القیام۔

(١٨) گیارھوین شریف کی نیاز اور اموات کی فاتحہ اور عرس اولیاء کرام اسی
وغیرہا منکرات سے خالی ہو سب جائز و مندوب ہیں مجلس میلاد شریف اور
گیارھوین شریف اور فاتحہ اور عرس اولیا جو منکرات سے خالی ہو یہ سب امور
اگرچہ متعلق بعقائد ضروریہ اجماعیہ نہیں مگر باعتبار زمانہ حال انکا اعتقاد علامات
اہل سنت اور انکا انکار امارات اہل بدعت سے ہو رہا ہے کہ ان امور مستحسنہ
کے انکار کا بیڑا انہیں گستاخ فرقوں نے اوٹھایا ہے جنہوں نے عقائد اجماعیہ
ضروریہ کا صریح انکار کر کے شور ضلالت پھیلایا ہے۔

(١٩) شریعت و طریقت دو راہیں متباین نہیں ہیں بے اتباع شرع وصول الی اللہ
ناممکن ہے کوئی کیسے ہی مرتبہ عالیہ تک پہونچے جبتک عقل باقی ہے احکام الٰہیہ
اوس پر سے ساقط نہیں ہو سکتے جو متصوف کہ مخالفت شرع میں اپنا
کمال سمجھتے ہیں سب گمراہ و مسخرگان شیطان ہیں وحدت وجود حق ہے اور حلول
و اتحاد کہ آجکل کے بعض متصوفہ بکتے ہیں صریح کفر ہے بہت سے مشائخ زمانہ بے علم
و بے شرع وحدت وجود کی رٹ لگا کر فرق مراتب اوٹھا کر دہریت و الحاد حلول

واتحاد مین پھنسے ہوے ہین حالانکہ باجماع صوفیہ صافیہ مسئلہ وحدت وجود کو نہ حلول و اتحاد
سے علاقہ نہ دہریت والحادسے مناسبت خود صاف صاف فرما رہے ہین مصرع

گر فرق مراتب نکنی زندیقی - اکابر عرفا کیطرف ایسے بیہودہ خیالات وحدت کی نسبت
جو حلول واتحاد تک پونہچین رکھنا یا اونکا تخطیہ وتجہیل ثابت کرنا خاص اپنی اعلی درجے
کی جہالت اور حماقت اور تفضیل ظاہر کرنا ہی مسئلہ وحدت وجود اگرچہ صاف صاف
آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی جھلا جھل تجلیون سے آفتاب کیطرح چمک رہا ہی مگر فیض
صحبت ارباب باطن ضرور درکار ہو تا حال پیدا کیجیے اور یہی کیفیت ہویدا ہو ۵

	قال را بگذار صاحب حال شو	پیش پاے کاملان پامال شو	

(۲۰) ندوہ سرمایۂ ضلالات و مجموعۂ بدعات ہی گمراہون سے میل جول اتحاد وداد حرام
ہی اور اونکی تعظیم موجب غضب الہی اور اونکے رد کا انسداد کرنا لعنت الہی کیطرف
بلانا - اونکی مجلس دینی کا رکن بنانا دین کو ڈھانا ہی - ندوے کے لکچرون اور رودادون
مین وہ باتین بھری ہین جنسے اللہ و رسول بیزار و بری ہین جل جلالہ وصلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اللہ تعالی سب بدمذہبون گمراہون سے پناہ دے اور سنت حقہ
خالصہ پر ثابت قدم رکھے آمین

جاننا چاہیے کہ عقائد اہل سنت کا ان امور عشرین مین انحصار نہین کہ جو ان امور
مذکورہ کا قائل ہو وہ اگرچہ اور عقائد ضروریۂ اہل سنت کا انکار کرے خواہ مخواہ
سنی بنا رہے یہ تو صرف بطور نشان و امتحان مطابق اقتضاے حالت
زمانۂ موجودہ مقرر و معین کر دیے گئے ہین عقائد اہل سنت تغیر و تبدل زمانہ
سے متبدل نہین ہوسکتے مگر علامات و امارات بسبب شیوع فتن و حدوث اہوا

بدل سکے ہین حضرت مولانا عالم اہل سنت فاضل بریلوی دامت برکاتہم کے امور عشرین مقررہ ہین سے اکثر امور کی نہایت مختصر تشریح باصرار بعض احباب کے احقر انام سید غلام غوث عفی عنہ نے بعجلت تمام کردی۔ اگرچہ ان مسائل ہین سے ہر مسئلہ ہین رسائل مفصلہ و کتب مبسوطہ طبع ہوکر شائع ہوچکے ہین مگر رضا ئے خواطر الاحباب الکرام و کشفا للمرام عند العوام جرأت کی واللہ الھادی وبیدہ ازمۃ المقاصد والمبادی وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ علی حبیبہ الامی الامین والہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین وعلینا معھم یا ارحم الراحمین

حضرت فاضل بریلوی مدظلہ العالی کی ان امور مقررہ مذکورہ کی تصدیق جناب مولانا شاہ احمد علی صاحب مرزاپوری نے فرمائی اور یہ عبارت لکھی۔

امور عشرین مندرجۂ بالا بہت درست اور ٹھیک ہین وحدت وجود حق ہے مگر اس مین بحث و مباحثہ نزدیک فقیر کے خوب نہین یہ امور کشفیہ سے ہے اور متعلق بکیفیت۔ ایسے امور کو کچھ اولیاء اللہ ہی خوب سمجھے ہوئے ہین اور خوب سمجھا ئے ہین چونکہ فقیر کے پاس مہر نہین ہے لہذا صرف دستخط ہی پر اکتفا کیا فقط العبد احمد علی مرزاپوری حنفی نقشبندی اویسی ۲ شوال روز چہار شنبہ ۱۳۱۸ ہجری

پھر جناب مولانا حضرت عالم اہل سنت ماحی شرور و فتن اہل بدعت فاضل بریلوی مدظلہم نے یہ تحریر فرما کر اپنی مہر ثبت فرمائی۔

آجکل بہت لوگ ادعائے سنت کرتے اور عوام بیچارے دھوکے مین پڑتے ہین بعض مصلحت وقت کے لیے زبان سے سب کچھ کہ جاتے اور موقع پاکر پھر پلٹا کھاتے ہین

ہر جگہ امتحان کے لیے انشاء اللہ العزیز یہ امور عشرین بطور نمونہ کافی ہیں۔ جو
بعونہ تعالیٰ فرادسنیت پہ سچا فائز ہے بے تکلف دستخط کردیگا ورنہ پانی مرنا آپ ہی
شیب ضلالت کی خبر دیگا ومن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ومن
ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا۔ ومن یتول فان اللہ
ہو الغنی الحمید والحمد للہ رب العلمین۔

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۳۰۵ھ
محمد حامد
سلطان خان

محمد ۱۳۱۱
محمدی سنی حنفی قادری
فرزند مولوی محمد احمد رضا خان
محمد حامد رضا خان

نصیر الدین حسن خان

محمد رضا خان قادری
ف
محمد عبد الرحمن عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً ومصلیاً

تحفۂ حنفیہ کے پرچہ دوم جلد پنجم ماہ صفر ۱۳۱۹ھ مین حضرت بابرکت مولانا و
بالفضل اولانا عالم اہل سنت مولوی احمد رضا خان صاحب نے امور عشرین
دربارۂ علامات سنیین لکھکر جناب مولوی احمد علی شاہ صاحب مرزاپوری
سے تصدیق چاہی تھی اور اونھون نے بطیب خاطر تصدیق کردی تھی
اب اون امور عشرین سے بعض امور کی مختصر مگر نہایت نفیس وضروری
وکارآمد شرح وتفصیل جناب مخدوم معظم حامی سنت ماحی بدعت جناب
سید شاہ محمد غلام غوث صاحب شطاری دام مجدہم نے فرمائی اور اس احقر
مفتقر مطیع الرسول عبد المقتدر عفا اللہ عنہ بدایونی کو دکھائی اور تصویب
وتصدیق چاہی۔ یہ حق ہے کہ ماشاء اللہ حسب ضرورت باختصار اچھی
تفصیل کی اور داد تحقیق دی گویا دریا کو کوزے مین بند کیا اللہ جل جلالہ او
اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی اور خوش کیا
جزاہ اللہ خیر الجزاء آمین

راقم

الاحقر المفتقر مطیع الرسول عبد المقتدر عفا اللہ عنہ

کمترین سید محی الدین عفا اللہ عنہ ذنوبہ

احقر

عباد اللہ الباری سید غلام غوث

شطاری قادری